بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
Weekly
BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

جلد:75/29 جنوری 2026ء، شمارہ 05/09 شعبان 1447 ہجری قمری/29 صلح 1405 ہجری شمسی (www.akhbarbadr.in)

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ اَوۡلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾ (سورۃ ھود: 114)

اور تم ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم (کا شیوہ اختیار) کیا ہے نہ جھکنا۔ ورنہ تمہیں (بھی جہنم کی) آگ (کی لپٹ) پہنچے گی اور (اس وقت) اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست (اور مددگار) نہ ہوگا اور تمہیں (کسی طرف سے بھی) مدد نہیں ملے گی۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے

...أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ''الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' (صحیح بخاری/ کتاب المظالم والغصب/ حدیث: 2442)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

میری تمام جماعت اس وصیت کو غور سے سنے

فرمودات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

''میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں، اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے...... اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بیجا طرفداری سے باز رہیں۔ اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں۔ اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے...... یا حقوق عباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔'' (اشتہار مورخہ ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء۔ صفحہ ۲۔ تبلیغ رسالت۔ جلد ہفتم۔ صفحہ ۴۲-۴۴)

تفسیر کبیر سے اقتباس

ظالم کا کسی رنگ میں ممد ہونا یا اس کا ساتھ دینا بھی ظلم ہی ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ ھود کی آیت نمبر 114 وَلَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ظالم سے تعلق رکھنے والا بھی سزا میں اس کا شریک ہوگا: اس آیت میں یہ قاعدہ بتایا ہے کہ ظالم سے تعلق رکھنے والا خود بھی اس کی سزا میں شریک ہو جائے گا۔ اور پہلی آیت سے اس کا یہ تعلق ہے کہ اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ دوسروں کی نگرانی اور خبرگیری رکھو کہ وہ بھی استقامت پر رہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اگر مومن ایسا نہ کریں گے تو دوسرے لوگ استقامت کو چھوڑ کر ظالم بن جائیں گے اور سزا کے مستحق ٹھہریں گے۔ اس لئے اس قاعدہ کی طرف توجہ دلائی کہ جو چیزیں آپس میں تعلق رکھتی ہیں وہ ایک دوسرے کے اثر کو قبول کرتی ہیں۔ پس اگر تم ظالموں کی طرف جھکو گے تو وہ خرابیاں جو ان میں پائی جاتی ہیں وہ تم میں بھی سرایت کر جائیں گی۔ اور ان کا بگڑنا تمہارا ہی بگڑنا ہوگا۔ غرض یہ سمجھایا ہے کہ اپنے عزیزوں سے تعلق قطع کرنا بھی ایک قسم کی موت ہے اور اگر وہ ظالم ہوں تو ان سے تعلق رکھنا بھی ایک موت ہے۔ پس اصل راہ یہی ہے کہ ان کی اصلاح کرو۔ اور انہیں بگڑنے نہ دو تا کہ تعلق توڑنا بھی نہ پڑے اور ان کا تعلق خرابی کا موجب بھی نہ ہو۔ ظالم کو ظلم سے روکنا بھی ضروری ہے دوسرے اس آیت کا یہ بھی مطلب ہے کہ پہلی آیت میں جو لَا تَطۡغَوۡا کہہ کر ہم نے ظلم سے منع کیا تھا تو اس کا صرف یہ مطلب نہ تھا کہ اپنے ہاتھ سے ظلم نہ کرو۔ بلکہ ظالم کا کسی رنگ میں ممد ہونا یا اس کا ساتھ دینا بھی ظلم ہی ہے۔ اور انسان کو سزا کا مستحق بنا دیتا ہے۔ بہت سے لوگ ہیں کہ جو خود تو ظلم نہیں کرتے مگر دوستوں کے ظلم پر پردہ ڈالتے ہیں اور ان کو سزا سے بچانے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ انہیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ظالم کے پاس کسی جائز کام کے لئے جانا ممنوع نہیں ہے: لَا تَرۡکَنُوۡۤا سے یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ظالم کے پاس صرف کسی کام کے لئے جانا سزا کا مستحق نہیں بنا دیتا۔ بلکہ جب انسان ظالم کے ظالمانہ افعال میں تسکین محسوس کرے اور اس پر نفرت کا اظہار نہ کرے تب سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 374 زیر آیت وَلَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا)

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 جنوری 2026 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو۔کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

❀❀❀

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اداریہ

مجلس عرفان کا ایک عالمی پروگرام

(This Week With Huzur)

جب سے جماعت احمدیہ کی بُنیاد باذنِ الٰہی رکھی گئی ہے جماعتی تربیت کیلئے ’’مجلس عرفان‘‘ نے ایک بُنیادی کردار ادا کیا ہے۔ یہ مجلس عرفان سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شروع ہوئی جبکہ حضور کے مبارک ارشادات ساتھ کے ساتھ نوٹ کئے جاتے تھے اور پھر انہیں اخبار الحکم اور البدر میں شائع کیا جاتا تھا۔ یہ مجالس عرفان ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں شائع شدہ موجود ہیں۔ پھر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّلؓ، حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ادوار کی مجالس عرفان بھی جماعتی اخبارات اور کتب میں شائع شدہ ہیں اور سوشل میڈیا کی زینت بنی ہوئی ہیں۔

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دور میں یہ مجالس عرفان ہر ہفتہ ایم۔ ٹی۔ اے کے پروگرام This Week With Huzur Anwar کے عنوان کے تحت نشر ہوتی ہیں اور سوشل میڈیا پر بھی موجود ہیں۔

ہر دور میں ’’مجلس عرفان‘‘ ایسا پروگرام رہا ہے جس سے احباب جماعت کو تربیتی، تبلیغی، تعلیمی اور انتظامی حوالہ سے بہت سی راہنمائی ملتی رہی ہے۔ بعض دفعہ کسی سیاسی و علمی شخصیت کی بھی حضور سے ملاقات ہوتی ہے اور حضور ان کے ملک کے حوالہ سے اور ان کے علم کے حوالہ سے اور دنیا میں پھیلی ہوئی بدامنی کو دور کرنے کے حوالہ سے اُنہیں راہنمائی عطا فرماتے ہیں۔ بہرحال یہ بین الاقوامی پروگرام ہر سُننے والے کیلئے ایک مفید مشعلِ راہ ہے۔

قارئین بدر کیلئے اس پروگرام میں دلچسپی پیدا کرنے کی خاطر نمونہ کے طور پر 02/جنوری 2026ء کی اس ملاقات کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو حضور انور نے ورجینیا امریکہ کے خدام کے ساتھ فرمائی۔

اس موقع پر پہلا سوال یہ کیا گیا کہ:

❁ اپنی دنیوی تعلیم کے ساتھ جماعتی کتابوں کا مطالعہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟

حضور اقدس نے فرمایا:

دن میں 24 گھنٹے ہوتے ہیں۔ اگر انسان چھ گھنٹے سوئے، دو گھنٹے کھانے میں اور دو گھنٹے نمازوں میں لگائے، یونیورسٹی کی تعلیم میں 7 گھنٹے، آنے کے بعد دو تین گھنٹے پڑھنے میں صرف کرے تو باقی چار گھنٹوں میں کیا آدھ گھنٹہ بھی نہیں نکالا جا سکتا۔ اگر تم چاہو تو وقت نکال سکتے ہو۔ اگر کہو کہ میں تھک گیا تو پھر تو دنیا تمہاری پہلی ترجیح ہوگئی۔ پس اپنی زندگی کو ریگولیٹ کرو۔ اگر مطالعہ کے لئے آدھ گھنٹہ بھی نکال سکو تو ٹھیک ہے اور جب دلچسپی بڑھ جائے گی تو زیادہ وقت بھی دیا جا سکتا ہے۔

دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ مَیں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کا پوتا ہوں۔ حضور کی ان کے متعلق کچھ یادیں ہوں تو بیان فرمانے کی درخواست ہے۔

فرمایا مَیں نے ان کے ساتھ کام تو نہیں کیا لیکن میں نے جو دیکھا ہے اور سُنا ہے تو وہ ایک بے لوث واقف زندگی تھے۔ میں نے سُنا ہے کہ وہ روزانہ نماز تہجد پڑھتے تھے اور جماعت کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی نیک بنائے۔ دوسرے یہ کہ جن دنوں گھانا میں انہوں نے خدمت کی ہے گھانا کے حالات ٹھیک نہیں تھے۔ انہوں نے کبھی شکوہ نہیں کیا وہ ہمیشہ ہنستے مسکراتے بات کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اس پوزیشن میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ پر توکل، نمازیں اور دعا بہت ضروری ہے۔

❁ ایک سوال یہ کیا گیا کہ:

خاکسار ریجنل ناظم وقارعمل کے طور پر خدمت کر رہا ہے۔ کچھ خدام محنت کا کام یا ایسے کام جن سے ہاتھ گندے ہوتے ہیں نہیں کرتے۔ ایسے خدام میں وقارعمل کی رُوح کس طرح پیدا کی جائے۔ فرمایا:

وقارعمل کا نام انگلش میں کیا رکھا ہوا اس کا نام Dignity Labour رکھا گیا ہے۔ ان کو بتاؤ کہ اس میں تمہاری Dignity ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جنگ احزاب کے موقع پر آپ مٹی کھود رہے تھے بلکہ آپ کے پیٹ پر بھی مٹی گری ہوئی تھی۔ فرمایا ایسے خدام کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال پیش کرو اور بتاؤ کہ اس سے ثواب ملتا ہے اور صحت بھی اچھی ہوتی ہے۔

❁ ایک سوال یہ کیا گیا کہ:

میں مستقل میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں۔ حضور کیا راہنمائی فرمائیں گے کہ تعلیم اور پروفیشنل کامیابی کے ساتھ دین اور اللہ تعالیٰ سے کس طرح مضبوط تعلق قائم کیا جائے؟

فرمایا: بہت سے احمدی ڈاکٹر ہیں نمازی ہیں۔ تہجّد گزار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب ڈاکٹر تھے اور ہسپتال میں کام کرتے تھے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے نانا تھے۔ ڈاکٹری بھی کرتے تھے۔ تبلیغ بھی کرتے تھے۔ ان کا ایک واقعہ ہے کہ ایک دن مسجد میں تبلیغ کر رہے تھے۔ کسی مخالف نے مسجد کا مٹی کا لوٹا اُٹھا کر مارا جس سے آپ کا سر پھٹ گیا۔ آپ ہسپتال گئے اور جا کر پٹی کرائی۔ مارنے والا شخص بہت ڈرا۔ معافیاں مانگنے پر آپ نے فرمایا مَیں نے تم کو معاف کر دیا۔ اب میری تبلیغ سُن لو۔ وہ شخص بہت متاثر ہوا کہ مَیں نے تو ان کو مارا لیکن انہوں نے مجھے معاف کر دیا اور خوش خلقی سے بات بھی کر رہے ہیں۔ یقیناً احمدیت سچّی ہے۔ چنانچہ اس نے بیعت کر لی۔ اسی طرح تم بھی ڈاکٹر بننے کے بعد اپنے مریضوں سے اچھے اخلاق دکھاؤ۔

حضور نے حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ بھی سُنایا۔ فرمایا آپ انگریزوں کے زمانے میں سول سرجن تھے۔ اس قدر مالی قربانی کیا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انہیں ایک مرتبہ کہنا پڑا کہ کچھ کنٹرول کریں اپنے لئے بھی کچھ رکھیں بلکہ یہاں تک فرمایا کہ آپ نے اتنی مالی قربانی کی ہے کہ اگر اب نہ بھی دیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اسی طرح حضور نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آپ بھی حکیم تھے حکمت سے جو کماتے تھے اسلام کی خاطر خرچ کر دیتے تھے غریبوں کی خدمت کرتے تھے ہمدردی کرتے تھے فرمایا تم بھی غریبوں کی خدمت کرو گے تو اللہ بھی خوش ہوگا اور جماعتی خدمت بھی ہوگی۔

❁ ایک سوال یہ کیا گیا: پیارے حضور دنیا میں سیاسی ناانصافی کے خلاف کیسے آواز اُٹھائی جائے؟

فرمایا: جتنی ہماری پہنچ ہے اتنی تو ہم کر رہے ہیں۔ جہاں تک میری پہنچ ہے مَیں کر رہا ہوں۔ جہاں تک آپ کی پہنچ ہے آپ کرتے رہیں۔ مجھے امریکہ میں کیپٹل ہل میں بات کرنے کا موقع ملا تو ان کو امن کی باتیں بتائیں۔ بعد میں اُن کے ایک سینیٹر کہنے لگے کہ جو باتیں آپ بتا رہے ہیں باتیں تو بہت اچھی ہیں اور ضرورت بھی ہے۔ لیکن ہم اس پر عمل نہیں کر سکتے۔ فرمایا ان کے اپنے سیاسی مقاصد ہوتے ہیں اور اس کیلئے وہ پیسے دے کر بھی اپنے حق میں آواز بلند کراتے ہیں۔ فرمایا جب انصاف کے معیار اپنے لئے کچھ ہوں اور دوسروں کے لئے کچھ اور تو پھر حقیقی انصاف کس طرح قائم ہو سکتا ہے۔ پس جس حد تک ممکن ہو آپ اپنے اردگرد انصاف قائم کرنے کیلئے کوشش کرتے رہیں۔

❁ ایک سوال یہ کیا گیا کہ کچھ اہل تشیع حضرات اہل بیت اور آلِ رسول کو خلافت پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس بارے حضور کا کیا ارشاد ہے؟

فرمایا: وہ تو نبوت پر بھی ترجیح دیتے ہیں۔ وہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جبریل کو غلطی لگی تھی وحی حضرت علی پر آنی تھی۔ وہ آنحضرت پر اُتار دی گئی۔

فرمایا: یہ لوگ پہلے تین خلفاء کو غلط کہتے ہیں۔ فرمایا یہ فتنہ پردازوں نے سوال اُٹھایا۔ کہتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میرے اہل بیت کو فوقیت دو حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب تھا کہ تم اتنا میری باتوں کو سنو جتنا تم اپنے قریبیوں کی بات سُنتے ہو۔ اس کی یہ لوگ غلط تشریح کرتے ہیں۔

چند سال پہلے ایک شیعہ فیملی نے بیعت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں مجھے اب احمدی ہو کر پتہ چلا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے چاروں خلفائے راشدین تھے اور میں اپنے خطبات میں بھی یہ ذکر کرتا رہا ہوں۔ جنگوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہائی خطرناک جگہ پر ہوتے تھے اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ مَیں بھی ایسی جگہ پر نہیں ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یزید کو پلید لکھا ہے۔ اس کیلئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایک مختصر کتاب ’’اسلام میں اختلافات کا آغاز‘‘ پڑھیں۔ اسی طرح آپ کی ہی ایک کتاب حضرت علی کے بارے میں بھی ہے۔ اس کو بھی پڑھیں۔

❁ ایک سوال یہ پُوچھا گیا:

ہم لوگ جماعت اور پوری دنیا کیلئے کس طرح اعلیٰ نمونہ بن سکتے ہیں؟

فرمایا: کل ہی مَیں نے نمونہ بتایا ہے۔ آپ شرائط بیعت پر عمل کر لیں تو یہی نمونہ ہے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے احمدیوں کا عملی نمونہ دیکھ کر بیعت کی ہے۔

فرمایا: پچھلے دنوں مَیں نے دعوت الی اللہ پر خطبہ دیا تھا۔ اس میں بھی کہا تھا کہ اپنا نمونہ دکھائیں۔

حضور انور نے اس موقع پر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مولوی کا واقعہ سُنایا جس نے مسجد میں مالی قربانی کے لئے وعظ کیا اور جس کے وعظ سے متاثر ہو کر اس کی بیوی نے اپنے سونے کے کڑے مولوی صاحب کو چندے میں دینے کے لئے دئے تو مولوی صاحب نے کہا کہ یہ تو مَیں نے لوگوں کے جذبات اُبھارنے کے لئے کہا تھا۔ یہ ہمارے لئے نہیں تھا۔

فرمایا: جب ایسے بدعمل ہوں گے تو کیا اثر ہوگا۔ ہم میں تو ہر شخص مالی قربانی کرتا ہے۔ مَیں بھی کرتا ہوں۔ آپ لوگ بھی کرتے ہیں۔

حضور اقدس کی مذکورہ بالا آن لائن ملاقات کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے تمام احباب جماعت سے بالخصوص خدام سے درخواست کی جاتی ہے کہ ایم۔ ٹی۔ اے سے اس پروگرام کو ضرور سنا کریں اور دوسروں کو بھی سُنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنے پیارے امام کے کلمات طیبات کو بغور سُنیں اور ان پر دل و جان سے عمل کریں۔ وباللہ التوفیق۔

* * *

خطبہ جمعہ

''میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے'' (حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اصل قربانی تو یہ ہے کہ جس چیز سے تمہیں محبت ہے وہ اس کی راہ میں خرچ کرو
تبھی تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکو گے اور اس کے فضلوں کے وارث بن سکو گے

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کی اکثریت مالی قربانیوں میں بہت خوشی سے حصہ لیتی ہے لیکن بعض ایسے ہیں جن میں انقباض ہوتا ہے
تو ان کو اللہ تعالیٰ کی یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا ضروری ہے

قوم کی ہمدردی کا بھی یہ تقاضا ہے اور انسانیت کی ہمدردی کا بھی تقاضا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں
جس میں سے لوگوں کی مدد کے لیے بھی خرچ ہو اور اشاعتِ اسلام کے لیے بھی خرچ ہو

مَیں نے دیکھا ہے کہ اکثر غرباء میں سے یا اوسط طبقے کے کمانے والے جو ہیں وہ بہت بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں
کیونکہ انہیں یہ ادراک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مال ہمیں لوٹانا ہے یا ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے

ہم نے تجربہ بھی کیا ہے کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو نوازتا چلا جاتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہی سارے خزانے ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے اڑسٹھویں (68) سال کے دوران جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو تقریباً پندرہ ملین پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔
گذشتہ سال کی نسبت یہ ایک اعشاریہ تین ملین پاؤنڈ زیادہ ہے

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے

وقف جدید کے اڑسٹھویں (68) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور انہترویں (69) سال کے اجرا کا اعلان

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 09؍جنوری 2026ء بمطابق 09؍صلح 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۵ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ۔ (آل عمران:93)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور جو خرچ تم کرتے ہو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ

''قرآن کریم میں سورہ بقرہ میں جہاں پہلا رکوع شروع ہوتا ہے وہاں متقی کی نسبت فرمایا ہے۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ یعنی جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے۔ پھر اسی سورۃ میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدیں آئی ہیں ...... پس تم حقیقی نیکی کو نہیں پا سکو گے جب تک کہ تم مال سے خرچ نہ کرو۔'' فرماتے ہیں کہ ''مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے معنے میرے نزدیک مال ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ (العٰدیٰت:9) انسان کو مال بہت پیارا ہے۔ پس حقیقی نیکی پانے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔'' (حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 500)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس کی مختلف جگہ پہ تفسیر فرمائی ہے۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ

''مال کے ساتھ محبت نہیں چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔''

پھر فرماتے ہیں کہ

''بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نصّ صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟'' (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 130-131)

پس وہ لوگ جو بعض دفعہ اچھا کماتے ہیں لیکن اپنی مالی قربانیوں میں اس معیار پر نہیں ہوتے جتنا ایک عام احمدی کمانے والا، اوسط درجے کا کمانے والا احمدی ہوتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اصل قربانی تو یہ ہے کہ جس چیز سے تمہیں محبت ہے وہ اس کی راہ میں خرچ کرو تبھی تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکو گے اور اس کے فضلوں کے وارث بن سکو گے۔

اللہ تعالیٰ نے صرف ایک دو جگہ نہیں بلکہ قرآن کریم میں متعدد جگہ انفاق فی سبیل اللہ کا حکم فرمایا ہے۔

مثلاً ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (البقرہ:196)

فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال و جان خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان سے کام لو۔ اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنا بعض دفعہ ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

ایک طرف یہ دعویٰ کہ ہم اس زمانے میں وقت کے امام کو ماننے والے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں اور آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق ہم مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہوئے ہیں اور دوسری طرف بعض دفعہ مالی قربانیوں میں انقباض پیدا ہونا یہ ٹھیک نہیں ہے۔

عمومی طور پر تو جماعت میں اس طرف بہت توجہ ہے لیکن بعض جن کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ کشائش دی ہے ان میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کی اکثریت مالی قربانیوں میں بہت خوشی سے حصہ لیتی ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا بعض ایسے ہیں جن میں انقباض ہوتا ہے تو ان کو اللہ تعالیٰ کی یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا ضروری ہے۔

زیادہ کمانے والے بیشک بعض ایسے ہیں جو تحریکات میں حصہ لیتے ہیں اور بڑا بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں لیکن یہاں ضمناً میں یہ بھی بتا دوں کہ وہ چندہ جو اپنا حصہ آمد وغیرہ کا ہے وہ صحیح شرح سے ادا نہیں کرتے اور اس میں

با قاعدہ نہیں ہیں تو ایسے لوگوں کو اپنا جائزہ لینا چاہیے۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک اَور جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ۔ (الحدید:8)

کہ اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جن (جائیدادوں) کا (پہلی قوموں کے بعد) تم کو مالک بنایا ہے ان میں سے خرچ کرو۔ اور تم میں سے جو مومن ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں سے بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔ (الحدید:11)

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے؟

یعنی اس مادی دنیا میں سے جو کچھ انسان کے ہاتھ میں ہے آخر انسان اسے چھوڑ کر مر جائے گا اور وہ خدا ہی کے قبضہ میں آئے گی۔ انسان کے قبضے میں تو کچھ نہیں رہتا۔ وراثت بھی تقسیم ہو جاتی ہے۔ اگر وارث صحیح نہیں تو وہ اسے ضائع کر دیتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہ رہا نہ اس دنیا میں نہ اگلے جہان میں۔ اس لیے پہلے ہی اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رہا جائے اور اس کی خاطر خرچ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ پھر اس میں برکت ڈالتا ہے اور نسلوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے۔

پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک اَور جگہ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (التغابن:17)

پس جتنا ہو سکے اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کنجوسی اور بخل صحیح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو اس کی راہ میں خرچ کرنا پڑے گا۔ اور اسی طرح بے شمار اَور بھی آیات قرآن کریم میں ہیں جو ہمیں اس بات کی ترغیب دلاتی ہیں کہ ہمیں اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے اور اس زمانے میں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی متعدد بار فرمایا ہے کہ دین کی اشاعت کے لیے اور دین کے کاموں کو پھیلانے کے لیے، تبلیغِ اسلام کے لیے مال کی ضرورت ہے۔ اس میں سے تمہیں خرچ کرنا چاہیے۔

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جو لوگ دین کے لیے مال خرچ کرتے ہیں جیسا کہ میں نے آیت پڑھ کے بھی بتایا ہے اس کا فائدہ صرف انہی کو نہیں ہوتا بلکہ پوری قوم کا فائدہ ہو رہا ہوتا ہے۔ پس قوم کی ہمدردی کا بھی یہ تقاضا ہے اور انسانیت کی ہمدردی کا بھی تقاضا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں جس میں سے لوگوں کی مدد کے لیے بھی خرچ ہو اور اشاعتِ اسلام کے لیے بھی خرچ ہو۔

احادیث میں بھی اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد جگہ ہمیں اس بات کی نصیحت فرمائی ہے کہ مالی قربانی کرنی چاہیے۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ یہ حدیث قدسی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے فرمایا کہ

اے آدم کے بیٹے! تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔ نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ میں پورا تجھے دوں گا اس دن جبکہ تُو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا۔

(الجامع لشعب الایمان جلد 5 صفحہ 45، الثانی و العشرون من شعب الایمان، باب التحریض علی صدقة التطوع حدیث 3071، مکتبہ الرشد)

پس یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ پورے کا پورا مال لوٹائے گا۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ (البقرہ:273)

کہ جو اچھا مال بھی تم اس کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا لوٹایا جائے گا بلکہ دوسری جگہ یہ بھی فرمایا کہ اس سے کئی گنا بڑھا کر لوٹایا جائے گا۔ پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے دینے کے طریقے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ آج جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ احمدیوں کی اکثریت کو اس بات کا ادراک ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں بے شمار خرچ کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی اس خرچ کی ایسی ہی مثالیں ہیں۔ بلکہ ان کو دیکھ کر آپؑ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ مَیں حیران ہوتا ہوں کس طرح یہ لوگ جو غریب بھی ہوتے ہیں، غریب لوگ ہیں دین کی خاطر اتنی قربانیاں کر رہے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 10 صفحہ 263)

آج بھی یہی حال ہے اور عموماً احمدیوں کی جو بڑی تعداد ہے وہ اس بات کو سمجھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ ان کو اس بات کا بہت ادراک ہے۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ اکثر غرباء میں سے یا اوسط طبقے کے کمانے والے جو ہیں وہ بہت بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں کیونکہ انہیں یہ ادراک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مال ہمیں لوٹانا ہے یا ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔

کس طرح؟ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔

اصل بات یہی ہے کہ اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ اسے لوٹائے گا، اس کے ثواب میں شامل کرے گا اور یہ قربانیاں ان کے لیے درجات کی بلندی کا باعث ہوں گی۔

پھر ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ آپؐ نے مثال دی کہ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔

(صحیح البخاری جلد 3 صفحہ 28 تا 29 کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ من کسب طیب روایت نمبر 1410 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس جس طرح چھوٹا بچھڑا پرورش پا کر بڑا ہوتا ہے اسی طرح تمہارا مال بھی بڑھتا جائے گا اگر تم اللہ کی راہ میں دو گے لیکن شرط یہ ہے کہ مال پاک ہو۔ یہ نہ ہو کہ غلط طریقے سے کمایا گیا ہو۔ اس مال کو جمع کرنے کے لیے غلط طریقوں سے بچت کی گئی ہو پھر چندے میں دے دیا۔ یہ نہیں۔ بلکہ جب مال پاک ہوگا تب ہی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کیے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہے گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 895 مسند عقبۃ بن عامر حدیث 17466 مکتبہ عالم الکتب بیروت)

پس قیامت کے دن بھی جو مالی قربانیاں ہیں بشرطیکہ وہ نیک نیتی اور پاک مال سے کی گئی ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے اور کھینچنے والی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ جماعت کے افراد اس بات کو سمجھتے ہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والوں کی مالی قربانیاں قبول کی جاتی ہیں اور پھر ان کو اللہ تعالیٰ بے شمار نوازتا ہے۔ جماعت کے اکثر لوگ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے:

وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔ (الطلاق:3-4)

کہ اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا اور جو کوئی اللہ پر توکّل کرتا ہے وہ (اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے اور اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔ اور اس کو اس اندازے کے مطابق دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’ہمیشہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:3-4) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے والے وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے والے ہوں۔ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو ان کو پھر یہ غم نہیں ہوتا کہ ہماری ضروریات کس طرح پوری ہوں گی، یا ہمارے اخراجات کس طرح پورے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے راستے پیدا کرتا رہتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ ان کے لیے مخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے ’’اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم وگمان میں نہ ہوں۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 10-11، ایڈیشن 2022ء)

پھر ایک جگہ آپؑ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ اپنی خاطر قربانی کرنے والوں کو اور تقویٰ پر چلنے والوں کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے

فرماتے ہیں کہ

’’جن کا اللہ تعالیٰ متولّی ہو جاتا ہے وہ دنیا کے آلام سے نجات پا جاتے ہیں۔‘‘ مشکلات سے، تکلیفوں سے نجات پا جاتے ہیں ’’اور ایک سچی راحت اور طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:3، 4) جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک بلا اور اَلم سے نکال لیتا ہے اور اس کے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے طریق سے دیتا ہے کہ جو وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 217، ایڈیشن 2022ء)

پھر اسی طرح ایک جگہ آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ

توکّل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح

سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکّل کرنے والے شخص کے لیے رزق پہنچاتا ہے‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ۔ ’’خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکّل کرے میں اس کے لیے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔‘‘ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 240-241)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت ساری نصائح مختلف جگہوں پر بیان فرمائی ہیں اور اس آیت کی تفسیر بھی فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ جماعت کے افراد اس بات کو سمجھتے ہیں۔ جماعت کی خاطر قربانیاں بھی دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے بھی کرنے والے ہیں۔ دنیا میں بے شمار مثالیں ہر سال ہمارے سامنے آتی ہیں۔ چونکہ اس وقت مَیں وقف جدید کے حوالے سے بات کرنے والا ہوں اس لیے مَیں ان لوگوں کی بعض مثالیں پیش کر دیتا ہوں جنہوں نے وقف جدید کے چندے دیے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیے یا ان کو اللہ تعالیٰ پر کتنا یقین اور مان تھا کہ اگر وہ قربانی کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات پوری کرے گا اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اوسط درجے یا کم آمدنی والے جو لوگ ہیں ان میں قربانی کا مادہ بہت زیادہ ہے اور عموماً انہی کی مثالیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔

انڈونیشیا کی جماعت پنگیر ہے وہاں کی ایک خاتون طاہرہ صاحبہ ہیں، کہتی ہیں مَیں پارٹ ٹائم ٹیچر تھی۔ تنخواہ بہت کم تھی۔ وقف جدید کے مالی سال کے اختتام پر مجھے نیشنل سیکرٹری صاحب کا پیغام ملا کہ میرا ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کا وعدہ ابھی باقی ہے۔ میرے پاس صرف اتنی ہی رقم تھی جو میں نے چھوٹا سا کاروبار کرنے کے لیے رکھی ہوئی تھی۔ میرے پاس اسی کے برابر رقم تھی لیکن اپنے لیے رکھی ہوئی تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ میرے دل میں تھوڑی کشمکش ہوئی لیکن پھر میں نے اللہ پر توکّل کیا اور وہ ساری رقم جو تھی وہ وقف جدید میں دے دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ایسا کرنا ہوا کہ غیر متوقع طور پر مجھے سکول کی طرف سے بونس مل گیا جس کی مجھے اشد ضرورت تھی اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی ملی کہ میرا نام حکومت کی طرف سے سبسڈی (Subsidy) ملنے والوں میں شامل کر لیا گیا ہے۔ کہتی ہیں کہ مَیں ابھی اللہ تعالیٰ کا ٹھیک طرح شکر بھی ادا نہیں کر پائی تھی کہ فوری طور پر میرا یہ کام ہو گیا کہ اسی دوران میرا ٹیچر رجسٹریشن نمبر بھی جاری ہو گیا جس کا میں برسوں سے انتظار کر رہی تھی۔ کہتی ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل میرے اس چندے کی ادائیگی کی اہمیت کی وجہ سے ہوا ہے۔

پھر کینیا جو مشرقی افریقہ کا ایک ملک ہے۔ انڈونیشیا اور کینیا میں ہزاروں میل کا فاصلہ ہے لیکن ہر جگہ سوچیں کیسی ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل کیسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کس طرح ان کو بھی نوازتا ہے۔

کینیا کے امیر صاحب نے ایک واقعہ لکھا کہ ایک معلم نے ان کو ایک خاتون کا واقعہ بیان کیا جو بڑی باقاعدگی سے چندوں کی ادائیگی کرتی ہیں اور باوجود اس کے کہ ان کی کوئی خاص آمدنی نہیں ہے لیکن چندوں کے معاملے میں بہت پکی ہیں۔ ایسی حالت میں پتہ لگتا ہے کہ کتنی ضرورت ہے اور مال سے کتنی محبت ہوتی ہے یا ہونی چاہیے لیکن اس وقت اللہ کی راہ میں مال نکالنا اصل میں دل نکالنا یا کلیجہ نکالنے کے برابر ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ بہرحال وہ لکھتے ہیں کہ اس سال ان کا وقف جدید کا وعدہ چار سو شلنگ تھا جو انہوں نے ادا کر دیا اور انہوں نے کہا کہ میرے پاس صرف یہی رقم تھی۔ اب میں بالکل خالی ہاتھ ہو گئی ہوں۔ جو کچھ تھا میں نے دے دیا مگر اللہ تعالیٰ نے کیسا سلوک فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہوں جہاں سے تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے خالی ہاتھ نہیں چھوڑا۔ جب انہوں نے کہا کہ میں خالی ہاتھ ہو گئی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے کہا میں تمہیں خالی ہاتھ نہیں چھوڑوں گا۔ کچھ دن بعد انہیں ان کی بیٹی کی طرف سے چودہ سو شلنگ اس وضاحت کے ساتھ ملے کہ اس رقم میں سے آپ چندہ ادا کر کے باقی اپنے اخراجات پورے کر لیں۔ اس کے بعد ان کے داماد نے فون کیا۔ وہاں یہ رواج ہے کہ شادی کے بعد بیٹی کا جو حق مہر ہے وہ والدین کو ملتا ہے تو اس نے حق مہر کی قیمت میں دو گائیں جن کی قیمت نوّے ہزار شلنگ بنتی تھی وہ ان کو بھیج دیں۔ صرف یہی نہیں ہوا۔ کہتی ہیں میں نے تو چار سو شلنگ دیے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے بے شمار اور غیر معمولی طور پر نوازا اور ایسی جگہ سے نوازا جہاں سے مجھے کوئی توقع بھی نہیں تھی۔ پھر غیر متوقع طور پر رشتہ داروں اور باقی بچوں کی طرف سے بھی انہیں تحائف اور ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیے رقمیں پہنچنی شروع ہو گئیں جس پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس بات پر ان کا یقین کامل ہوا کہ یہ چندہ کی برکات تھیں۔

چندوں کی ادائیگی سے ایک تو اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر لوگوں کے ایمان میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

گنی کناکری افریقہ کا ایک اَور ملک ہے۔ وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ کُنڈ یا ریجن کا ایک گاؤں ہے وہاں ایک احمدی خاتون ہیں انہوں نے اپنا اس سال کا وعدہ ایک لاکھ پچاس ہزار گنی فرانک لکھوایا تھا۔ سننے میں تو یہ لاکھوں لگتا ہے لیکن وہاں رقم کی قیمت کوئی نہیں۔ اس لیے یہ بہت معمولی رقم ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ جب سال کے اختتام پر ہمارے لوکل مشنری ان کے گاؤں چندے کی وصولی کے لیے گئے تو وہ سبزی فروخت کرنے مارکیٹ گئی ہوئی تھیں۔ وقت کم تھا تو یہ جو معلم تھے یہ ان مارکیٹ میں ان کے پاس چلے گئے اور انہیں بتایا کہ تمہارا یہ چندہ بقایا ہے اس میں سے جو تم نے وعدہ لکھوایا تھا۔ خاتون نے بڑے دکھ سے کہا۔ اس وقت تو اس کے پاس ادا کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ فی الحال چلے جائیں اور میں ان شاء اللہ ادا کر دوں گی۔ اب دیکھیں یہ ایک خاتون جو ایمان لائی ہے، اسلام اور احمدیت کو قبول کیا ہے تو ایمان میں کس طرح ترقی کی ہے۔ یہ نہیں کہ ٹال دیا کہ چلے جاؤ اس وقت میں نہیں دے سکتی بلکہ کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میں جلدی انتظام کر کے آپ کو پہنچا دوں گی۔ بہرحال ہمارے مبلغ وہاں سے چلے گئے۔ وہاں سے اگلے گاؤں گئے۔ وہاں سے ہو کے جب واپس آئے تو پھر اس عورت کے پاس آئے۔ اس نے ایک لاکھ فرانک پیش کیے اور کہنے لگی کہ آج میرے سارے دن کی کمائی یہی رقم ہے جو میں اللہ کی راہ میں پیش کرتی ہوں۔ کہتی ہیں گو کئی دنوں سے ہمارے گھر میں کچھ اچھا کھانا نہیں پکا تھا۔ عام معمولی سا کھانا وہ بچوں کو کھلا دیتی ہیں۔ آج میرا ارادہ تھا کہ جو کچھ کماؤں گی تو اس سے بچوں کو اچھا کھانا کھلاؤں گی لیکن جیسا کہ آپ نے بھی کہا ہے اور میرا بھی تجربہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محبوب مال میں سے دی گئی قربانی ضائع نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تو ایسی جگہوں سے مہیا فرماتا ہے کہ انسان تصوّر بھی نہیں کر سکتا تو میں نے یہی سوچا ہے کہ میری قربانی ضائع نہیں ہو گی اور آج میں یہ ساری ادائیگی کر رہی ہوں۔ تو لوکل مشنری کہتے ہیں کہ وہیں کھڑے تھے کہ اس دوران میں ہی اس عورت کو ان کے بیٹے کا فون آیا کہ میرے پاس کچھ چیزیں ہیں آپ کو دینے کے لیے کہ آپ فلاں جگہ میرے پاس آ جائیں اور لے جائیں۔ اپنے بیٹے کو ملنے گئی ہیں تو بیٹے نے انہیں پانچ لاکھ فرانک دیتے ہوئے کہا یہ گھر کے اخراجات کے لیے ہے۔ خاتون خوشی خوشی واپس آئیں اور واپس آ کر یہ بات بتانی شروع کی کہ اتنے میں دوبارہ فون کی گھنٹی بجی۔ ایک دوسرے بیٹے نے جو دوسرے شہر میں رہتا تھا اس نے کہا کہ میں یہاں قریب ہی کھڑا ہوں اور کہیں جا رہا ہوں اس لیے آ نہیں سکتا آپ میرے پاس آ جائیں میرے پاس آپ کے لیے ایک تحفہ ہے۔ جب وہ ملنے گئیں تو اس نے بھی تین لاکھ فرانک اپنی ماں کو دیے کہ یہ گھر کے اخراجات کے لیے ہیں۔ خاتون نے واپس آ کر بتایا اور کہا کہ یہ صرف مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہی نہیں ہوا بلکہ میرے ایمان میں بھی ترقی ہوئی ہے اور میرا یقین مضبوط ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح جماعت کی خاطر قربانی کرنے کی وجہ سے مجھے نوازا ہے۔ میں اس بات سے یہ سمجھتی ہوں کہ جماعت یقیناً حق پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمانوں کو بھی مضبوط کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم جو قربانی کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ضرور قبول ہے۔ کہتی ہیں میں نے تو ایک لاکھ دیا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑھا کر کئی گنا دے دیا۔

پھر قازقستان کے شہر اکتاؤ (Aktau) کے ایک مخلص دوست علی بیک صاحب کا واقعہ ہے۔ بڑے باقاعدہ ہیں چندہ دینے میں۔ ہر مہینے وقت پر چندہ ادا کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے مجبوری کی وجہ سے چندہ نہیں دے پا رہے تھے یہاں تک کہ لازمی چندہ اور وقف جدید کا سال ختم ہونے پر اس کا چندہ بھی ادا نہیں کر سکے۔ بڑے پریشان تھے۔ ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد خود ہی کہنے لگے کہ قرض بہت چڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے بینک نے اکاؤنٹ ہی بند کر دیا تھا اور اسی وجہ سے میں چندہ بھی نہیں دے پا رہا۔ دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن جس کمپنی میں کام کرتا ہوں وہاں کے افسر نے ہمیں ایک اچھی رقم بطور بونس دی جس کا ہم ایک سال سے انتظار کر رہے تھے لیکن اس کے ملنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ بہرحال رقم مل گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے قرض بھی اتر گیا اور چندے کا بقایا بھی ادا کر دیا۔ علی بیک صاحب کہتے ہیں کہ میرا یہ پختہ یقین ہے کہ یہ فضل محض اس وجہ سے ہوا کہ میں اپنا چندہ ادا کر سکوں۔

اللہ تعالیٰ کے ادھار نہ رکھنے اور غیر متوقع طور پر دینے کا ایک اور واقعہ آسٹریلیا کے امیر صاحب نے لکھا ہے۔ اب یہ ایک جیسے ہی واقعات مختلف ملکوں کے واقعات ہیں۔ امیر صاحب کہتے ہیں کہ گولڈ کوسٹ کے ایک دوست ہیں جنہوں نے اپنا وقف جدید کا چندہ ایک ہزار ڈالر ادا کر دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں توجہ دلائی اور کہا کہ اس تحریک میں مزید مالی قربانی پیش کریں۔ عموماً بہت خوشحال تو نہیں لیکن درمیانے درجے کے جو خوشحال لوگ ہیں وہ بھی اتنی قربانی نہیں کرتے لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو قربانی کرتے بھی ہیں جیسا کہ انہوں نے کی۔ کہتے ہیں گو کہ غریبوں کی نسبت ان کا معیار وہ نہیں ہوتا لیکن پھر بھی اچھی قربانی کر جاتے ہیں۔ بہرحال یہاں بہتر معاشی حالات میں رہنے والوں کا واقعہ بھی میں بیان کر رہا ہوں جو کہ جماعت کی خاطر قربانیاں کرتے ہیں۔ اس دوست نے ایک ہزار ڈالر کا وعدہ کیا تھا اور ادا بھی کر دیا تھا۔ جب ان کو توجہ دلائی کہ مزید قربانی کریں تو انہوں نے چھ ہزار ڈالر مزید پیش کر دیے۔ چھ گنا بڑھا دیا اور اس طرح مجموعی طور پر سات ہزار ڈالر کی ادائیگی کر دی۔ اگلے دن ہی ان کی کال آئی اور بتایا کہ میری اہلیہ کو انشورنس کمپنی کی طرف سے ایک فون کال موصول ہوئی ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ انشورنس کلیم جو ایک پراسیس میں تھا جس کا ہمیں پہلے علم نہیں تھا وہ ہمیں مل گیا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں بارہ ہزار ڈالر کی رقم refund کی صورت میں مل گئی ہے۔ وہ دوست کہتے ہیں کہ میں نے چھ ہزار کی قربانی کی تھی اللہ تعالیٰ نے دو دن میں ہی دوگنی کر کے مجھے رقم لوٹا دی اور ایسے ذریعہ سے لوٹائی جہاں سے کوئی امید اور توقع نہیں تھی۔

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ○

﴿سُوۡرَۃُ الزُّمَرِ:3﴾

یقیناً ہم نے تیری طرف (اس) کتاب کو حق کے ساتھ اتارا ہے۔
پس اللہ کی عبادت کر اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

پھر گنی بساؤ کے مبلغ غیر متوقع طور پر اللہ کی مدد کا نظارہ بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک مخلص احمدی ابوثانیہ صاحب ملک سے باہر تھے۔ بہت عرصہ گزرنے کے باوجود انہیں کوئی مناسب ملازمت نہیں مل رہی تھی جس کی وجہ سے وہ مالی دباؤ کا شکار تھے۔ پردیس میں انسان ہو، ملازمت نہ ہو، مالی دباؤ ہو تو اس کی کیا حالت ہوتی ہے؟ اور اس وقت اس کے ہاتھ میں اگر کوئی مال آئے تو اسے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور اپنے پر خرچ کرتا ہے لیکن ان مخلصین کا حال دیکھیں کہتے ہیں کہ اسی دوران جماعت کی طرف سے چندے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ابوثانیہ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی پیش کی اور جو کچھ تھا وہ دے دیا۔ اگرچہ اس وقت ان کے پاس خاص رقم بھی نہیں تھی اور وہی جو تھی وہ ان کی محبوب ترین تھی لیکن انہوں نے اسے اللہ کے راستے میں دے دیا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانی کو بہت جلد قبول کر لیا۔ چندے کی ادائیگی کو ابھی ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ ایک کمپنی کی طرف سے انہیں فون کال موصول ہوئی کہ انہیں بغیر کسی انٹرویو کے ملازمت پر رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے درخواست دی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا انٹرویو کی ضرورت نہیں آ جاؤ۔ اس لیے وہ اپنے کام پر آ جائیں۔ ابوثانیہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی گئی قربانی کی برکت ہے اور اس کے وعدہ نصرت کی عملی تکمیل ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑھا کر دیتا ہے اور پھر غیر متوقع طور پر اس طرح دیا جس کی انہیں توقع بھی نہیں تھی۔

رشیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ اکرام جان صاحب ایک مخلص دوست ہیں۔ کہتے ہیں گزشتہ مہینے انہوں نے اپنا چندہ بھجوایا اور بڑے جذباتی رنگ میں بیان کیا کہ گزشتہ دو ماہ سے چندہ ادا نہیں کر سکا تھا اور بڑا فکر مند تھا کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے محروم ہوں۔ اب دیکھیں یہ نئے احمدی ہیں۔ دور دراز کے علاقوں میں رہنے والے ہیں لیکن کتنی فکر ہے کہ ہم نے مالی قربانیاں کرنی ہیں کیونکہ ان کو یقین ہے کہ اسی سے ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہونے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں بہت دعا کر رہا تھا۔ لوگ اپنے کاروباروں کے لیے دعائیں کرتے ہیں لیکن ان کو اگر فکر تھی، مال کی فکر تھی تو اس لیے تھی کہ میں چندہ ادا کروں۔ بہر حال کہتے ہیں میں نے بہت دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے تا کہ میں اس سعادت سے پیچھے نہ رہ جاؤں اور اللہ کی راہ میں قربانی کرنے سے محروم نہ رہ جاؤں۔ ایک روز دفتر جاتے ہوئے راستے میں پھر خدا کے حضور بہت دعا کی کہ میری تنخواہ مجھے جلد مل جائے تا کہ میں چندہ ادا کر سکوں۔ وہاں حالات بھی ایسے ہیں کہ تنخواہیں بھی رک جاتی ہیں۔ بہر حال کہتے ہیں دفتر پہنچا تو غیر متوقع طور پر مجھے اسی روز تنخواہ مل گئی اور میں نے فوری طور پر اپنا چندہ ادا کیا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ میں قربانی سے محروم نہیں رہا۔

انڈیا سے وہاں کے انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں کہ ایک جماعت جکور میں ایک صاحب ہیں وہ ان کے پاس گئے۔ ان کا سولہ ہزار روپے چندہ وقف جدید بقایا تھا۔ انہوں نے اپنی ایک بہت ضروری قسط کسی کام پر ادا کرنی تھی جس کے لیے انہوں نے یہ رقم رکھی ہوئی تھی۔ ہمارے پہنچنے پر انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی EMI کی جو قسط دینی ہے وہ تو دیکھی جائے گی وہی میں نے ادا کرنی ہے بعد میں ادا کر دوں گا اب چونکہ میرا بقایا ہے اور آپ لوگ میرے پاس آ بھی گئے ہیں تو پہلے میں آپ کو چندہ کا بقایا ادا کرتا ہوں۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ مشکل حالات میں ہیں۔ اس وقت آپ نصف ادا کر دیں باقی بعد میں دے دیں۔ موصوف نے جواب دیا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے لیے نکالنا ہے باقی معاملات اللہ تعالیٰ بہتر کر دے گا۔ ان شاء اللہ۔ اگر میں تقویٰ سے کام لے رہا ہوں اور اللہ پر توکّل کر رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ بہتر سامان پیدا کر دے گا۔ بعد میں انہوں نے فون پہ ان کو اطلاع دی کہ ایک رقم جو کافی عرصہ سے رکی ہوئی تھی اور امید نہیں تھی کہ وہ مجھے اتنی جلدی مل جائے گی وہ اچانک مل گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے چندے کی برکت سے سارے کام پورے کر دیے۔ میرے ایمان میں بھی اضافہ ہوا اور میں نے دیکھا کہ قربانی کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیسا سلوک ہے۔

گوادے لوپ ساؤتھ امریکہ کا ایک ملک ہے۔ وہاں ایک نوجوان نومبائع جرمی ڈیڈنز (Jermy Dedans) ہیں۔ ان کی عمر اٹھائیس سال ہے۔ ابھی طالبعلم ہیں۔ پڑھائی کے ساتھ پارٹ ٹائم کام بھی کرتے ہیں۔ غریب ملک ہے۔ ان کو وقف جدید کی اہمیت اور برکات سے آگاہ کیا گیا۔ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ جو نومبائع ہیں ان کو چندہ کی عادت ڈالنے کے لیے وقف جدید اور تحریک جدید میں شامل کیا جائے، اس کی طرف توجہ دلائی جائے۔ جب ان کو بتایا گیا تو وہ کہنے لگے کہ میری خواہش ہے کہ میں اس میں شامل ہو جاؤں لیکن ابھی میرے پاس بالکل بھی پیسے نہیں ہیں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ مہینہ کیسے گزارنا ہے۔ اب ایسی حالت میں خواہش رکھنا جبکہ ہاتھ میں کچھ بھی نہ ہو اور پتہ بھی نہ ہو کہ مہینہ کیسے گزرے گا بہت مشکل کام ہے اور اگر آدمی کے پاس رقم آ جائے تو پہلے اپنے اوپر خرچ کرتا ہے لیکن ایمان لانے کے بعد ان لوگوں کے عجیب رویّے ہیں۔ مبلغ نے ان کو کہا کہ آپ سٹوڈنٹ ہیں۔ زیادہ بڑی قربانی کی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک ایک یا دو یورو دے دیں جتنی آپ کی توفیق ہے۔ اللہ تعالیٰ تو نیتوں کے مطابق ثواب دیتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک ہفتے کے بعد وہ مشن ہاؤس آئے اور ایک سو ساٹھ یورو چندہ وقف جدید ادا کر دیا۔ کہنے لگے کہ جس دن وقف جدید کی قربانی کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسی ہفتے میرے اموال میں برکت ڈال دی۔ جہاں میں پارٹ ٹائم جاب کر رہا تھا انہوں نے مجھے میری تنخواہ وقت سے پہلے دے دی اور زیادہ بھی دی۔ اب بلا وجہ زیادہ دے دی۔ کہتے ہیں مجھے خود نہیں سمجھ آئی کہ کیوں زیادہ دی ہے۔ پھر کچھ دن بعد دوبارہ بتایا کہ ایک اَور معجزہ ہوا ہے۔ کہتے ہیں جس دن میں نے ایک سو ساٹھ یورو ادا کیے تو میری خواہش تھی کہ مزید ادا کروں لیکن گنجائش نہیں تھی لیکن چندہ دینے کے کچھ دن بعد ہی غیر متوقع طور پر کافی اچھی رقم مل گئی۔ میں نے ایک ٹریننگ سینٹر سے کچھ پیسے وصول کرنے تھے جو باوجود کئی مرتبہ کہنے کے نہیں مل رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے چندے کی برکت سے میری وہ رقم بھی دلا دی۔ چنانچہ موصوف نے مزید ایک سو چالیس وقف جدید میں ادا کر دیے تھے۔ کہاں تو یہ حالت ہے کہ فاقے کی زندگی گزر رہی ہے کہاں یہ حالت ہے کہ تین سو یورو چندہ بھی دے دیا۔

اسی طرح اور بھی بہت سارے واقعات ہیں۔ بعض لوگوں کو غیر معمولی طور پر رقمیں مل گئیں۔

قرغیزستان جماعت سے یولیا گوانوا (Yulia Govanova) صاحبہ کہتی ہیں کہ میں جہاں کام کرتی ہوں میں نے ان سے پوچھا کہ میری تنخواہ میں اضافہ ممکن ہے؟ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ صرف بونس کی صورت میں ممکن ہے اور معلوم نہیں کہ بونس کتنا ملے گا۔ بہر حال کہتی ہیں اکتوبر کے مہینے میں جیسے ہی مجھے تنخواہ کا کچھ حصہ ملا تو سب سے پہلے میں نے اپنا وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا اگرچہ ہمارے اپنے بہت زیادہ اخراجات تھے۔ یہیں تو اللہ تعالیٰ سے وعدے کی نشانی بھی ملتی ہے کہ اصل قربانی تو یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کی نشانی ہے کہ جس چیز کو تم محبوب رکھتے ہو اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اس وقت ان کو یہ رقم محبوب تھی کیونکہ اس کی انہیں ضرورت تھی اور بہت سارے اخراجات تھے لیکن کہتی ہیں کہ سب سے پہلے میرے لیے ضروری تھا کہ جماعت سے کیے ہوئے وعدے کو پورا کروں۔ عین اسی مہینے کے آخر میں مجھے بتایا گیا کہ میری تنخواہ میں چالیس فیصد اضافہ ہوا ہے اور اس کے علاوہ میں کام کے معیار کے لحاظ سے ایک اضافی بونس بھی حاصل کر سکتی ہوں۔ میں بہت حیران ہوئی کیونکہ مجھے بالکل توقع نہیں تھی کہ تنخواہ میں اتنا زیادہ اضافہ کر سکتے ہیں۔ ایک دن قبل ہی اخراجات کا حساب کرتے ہوئے میں نے محسوس کیا کہ تنخواہ میں تقریباً اسی قدر رقم مزید ہونا ضروری ہے جو مجھے ملی ہے۔ میں پہلے وقف جدید کا چندہ ادا کر چکی تھی لیکن ان اخراجات میں جو کمی آ رہی تھی وہ اس اضافے سے پوری ہو گئی۔ کہتی ہیں میں اللہ کا بہت شکر کرتی ہوں اور اس بات پر مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو غیر معمولی فضل فرمایا ہے، جو غیر متوقع تھا وہ چندے کی برکت سے ہوا۔ کہتی ہیں میں ایک اور بات بھی بتا دوں کہ میرا ایک اَور کاروبار تھا جس کو کچھ عرصہ سے مَیں چلا رہی تھی لیکن اس میں کوئی ترقی نہیں ہو رہی تھی لیکن اس سال نومبر میں کہتی ہیں کہ اپنا وعدہ ادا کیا تو وعدہ پورا کرنے کے بعد دسمبر میں اس کاروبار میں میرا منافع دوگنا ہو گیا۔

اسی طرح انڈونیشیا سے بانڈونگ (Bandung) جماعت کی ایک ممبر رَحْمَہ صاحبہ ہیں۔ انڈونیشیا کی نیشنل میڈیا میں فری لانس رائٹر ہیں۔ پڑھی لکھی خاتون ہیں۔ کہتی ہیں اسی کام سے میں اپنی ضروریات پوری کرتی ہوں۔ اس سال مضامین کے مسترد ہونے اور کتابوں کی کم فروخت کی وجہ سے میں اپنا وقف جدید کا وعدہ پورا نہیں کر سکی جس پر میں سخت بے چین اور اضطراب کا شکار تھی۔ میں نے اللہ پر توکّل کرتے ہوئے اپنی جمع پونجی سے کچھ بقایا جات ادا کیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! سب کچھ تیرا ہی ہے۔ تُو میرے دل سے یہ فکر دور کر دے کہ خرچ کس طرح پورے ہوں گے۔ ابھی میں نے نماز پڑھنے کے بعد جائے نماز بھی نہیں سمیٹی تھی کہ ایک دوست کا فون آیا جسے ارجنٹ (urgent) ترجمہ کے لیے میری مدد درکار تھی۔ چنانچہ کام مکمل ہونے پر اس دوست نے مجھے ایک لفافہ دیا جس میں موجود رقم بالکل اتنی ہی تھی جتنی مجھے وقف جدید کا وعدہ پورا کرنے کے لیے ضرورت تھی۔ میں نے اسی وقت وہ رقم وقف جدید میں ادا کر دی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا فضل کچھ اس طرح ہوا کہ مَیں نے جو ایک کتاب لکھی تھی اس کے بارے میں مجھے ایڈیٹر کا پیغام ملا کہ میری کتاب بین الاقوامی سطح پر قبول کر لی گئی ہے۔ اور اب مجھے دس فیصد کی بجائے تیس فیصد رائلٹی ملے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری قربانی کی برکت سے میرے بیٹے کے لیے میڈیکل کالج میں داخلے کی راہ بھی ہموار کر دی جو بظاہر ناممکن تھی۔ موصوفہ کہتی ہیں کہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب سے میں نے اپنی آمدنی میں سے سب سے پہلے چندہ جات کی رقم الگ کرنا شروع کی ہے اللہ تعالیٰ میرے تمام دنیاوی معاملات خود ہی حل فرماتا چلا جاتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو کس طرح اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے۔

اب میں بعض واقعات چھوڑتا ہوں اور وقف جدید کی اس سال کی کارگزاری بیان کر دیتا ہوں یعنی جماعتوں کی طرف سے وصولیوں کی رپورٹیں جو آئی ہیں گو کہ رپورٹس پوری نہیں ہوتیں۔ آجکل کے حالات کے مطابق افریقہ میں خاص طور پر وہاں سے پوری طرح رپورٹیں نہیں آ سکتیں لیکن پھر بھی جو آئی ہیں وہ پیش کر دیتا ہوں۔

وقف جدید کا یہ انہتروواں (69) سال ہے۔ اٹھاسٹھواں (68) سال اختتام کو پہنچا اور نیا سال شروع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً 14 اعشاریہ نو سات (97) ملین یا تقریباً پندرہ ملین پاؤنڈ کی رقم لوگوں نے قربانی کی ہے گزشتہ سال کی نسبت یہ ایک اعشاریہ تین ملین پاؤنڈ زیادہ ہے الحمد للہ۔

کینیڈا اور برطانیہ جو ہیں اول اور دوم ہیں۔

برطانیہ نے اس سال مجموعی طور پر تو اوّل پوزیشن حاصل کی ہے لیکن کینیڈا نے بڑی کوشش کی ہے اور تقریباً وہ برطانیہ کے قریب ہی پہنچ گئے ہیں اور اس سال نمبر دو پہ آئے ہیں۔ نمبر تین پہ جرمنی ہے۔ نمبر چار پہ امریکہ ہے۔ نمبر پانچ پہ بھارت۔ پھر آسٹریلیا۔ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر دسویں نمبر پہ بیلجیم ہے۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو پہلی دس پوزیشنوں پہ جماعتیں ہیں، ملک ہیں ان کے نام اسی ترتیب کے حساب سے پڑھ دیتا ہوں۔ گھانا نمبر ایک۔ پھر ماریشس، برکینا فاسو، تنزانیہ، نائیجیریا، لائبیریا، گیمبیا، سیرالیون، بینن، مالی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شاملین کی تعداد بھی پندرہ لاکھ سے زیادہ ہے۔

اس میں زیادہ کوشش کرنے والوں میں نائیجیریا۔ نائیجر۔ گیمبیا۔ گنی بساؤ۔ کانگو برازاویل۔ آئیوری کوسٹ۔ سینٹرل افریقہ۔ کانگو کنشاسا۔ یہ زیادہ قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے لوگوں کو شامل کرنے میں کافی کوشش کی ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک اسلام آباد۔ نمبر دو ووسٹر پارک

(Worcester Park)۔ نمبر تین ایش (Ash)۔ پھر وال سال (Walsall)۔ پھر آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South)۔ فارنہم نارتھ (Farnham North)۔ پھر بورڈن (Bordon)، فارنہم ساؤتھ (Farnham South)، جلنگھم (Gillingham) پھر آلڈرشاٹ نارتھ (Aldershot North)

پانچ ریجن جو ہیں ان میں بھی نمبر ایک پہ اسلام آباد ہے۔ پھر بیت الفتوح ہے۔ پھر مسجد فضل۔ پھر بیت الاحسان۔ پھر ویسٹ مڈلینڈز (West Midlands)۔

دفتر اطفال کا کیونکہ وقف جدید کا علیحدہ حساب ہوتا ہے اس میں بھی جو پوزیشن آئی ہے آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South) نمبر ایک پہ ہے۔ پھر آلڈرشاٹ نارتھ (Aldershot North)۔ پھر بورڈن (Bordon)۔ پھر ایش (Ash)۔ چیم ساؤتھ (Cheam South)۔ فارنہم ساؤتھ (Farnham South)۔ اسلام آباد، روہیمپٹن ویل (Roehampton Vale)۔ مچم پارک (Mitcham Park)، وال سال (Walsall)

ٹوٹل پوزیشن میں نمبر دو پہ کینیڈا تھا۔ اس لحاظ سے کینیڈا کی جماعتوں میں وان (Vaughan) نمبر ایک پہ ہے۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ پھر کیلگری (Calgary)۔ پھر بریمپٹن ویسٹ (Brampton West)۔ وینکوور (Vancouver)۔ ٹورنٹو ویسٹ (Toronto West)۔ مسی ساگا (Mississauga)۔ برمپٹن ایسٹ (Brampton East) اور ٹورنٹو (Toronto)۔

کینیڈا کی دس بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں ہملٹن (Hamilton) نمبر ایک پہ۔ پھر ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West)۔ حدیقہ احمد۔ ہملٹن ماؤنٹین (Hamilton Mountain)۔ آٹوا ویسٹ (Ottawa West)۔ رجائنا (Regina)۔ ایئرڈری (Airdrie)۔ انسفیل (Innisfil) اور ووڈریئل (Vaudreuil) اور سڈبری (Sudbury)۔

ان کے اطفال میں امارتیں وان (Vaughan) نمبر ایک پہ ہیں۔ پھر ٹورنٹو ویسٹ (Toronto West)۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ کیلگری (Calgary)۔ برمپٹن ویسٹ (Brampton West)۔ برمپٹن ایسٹ (Brampton East)۔ وینکوور (Vancouver)۔ مسی ساگا (Mississauga)۔ ٹورنٹو (Toronto)۔

اور اطفال میں نمایاں جماعتوں میں ہیں: حدیقہ احمد نمبر ایک پہ، لنڈن ساؤتھ (London South)، ہملٹن (Hamilton)۔ وہاں کینیڈا میں بھی ایک لنڈن ہے۔ ہملٹن نمبر تین، انسفل (Innisfil)، مونٹریال ویسٹ (Montreal West)۔ بیت الاحسان، سسکاٹون ساؤتھ ویسٹ (Saskatoon South West)۔ ڈرہم ایسٹ (Durham East)۔ ووڈ سٹاک (Woodstock)۔ ایبٹس فورڈ (Abbotsford)۔ برلنگٹن (Burlington)۔

جرمنی کی پانچ لوکل جماعتیں جو ہیں ان میں ہیمبرگ (Hamburg) نمبر ایک پہ ہے۔ فرینکفرٹ (Frankfurt) نمبر دو۔ ویزبادن (Wiesbaden)۔ پھر ریڈشٹڈ (Riedstadt)۔ پھر گراس گراؤ (Gross Gerau)

اور دس جماعتیں جو ہیں۔ پہلے پانچ لوکل امارات تھیں۔ اور جو دس جماعتیں ہیں وہ یہ ہیں۔ روڈگاؤ (Rodgau)۔ نیدا (Nidda)۔ نوئے ویڈ (Neuwied)۔ روئیڈرمارک (Rödermark)۔ وائن گارٹن (Weingarten)۔ فلورس ہائیم (Florsheim)۔ برلن (Berlin)۔ کوبلنز (Koblenz)۔ مہدی آباد۔ پنے برگ (Pinneberg)۔

اطفال میں پانچ ریجن جو ہیں ان میں ویزبادن (Wiesbaden) نمبر ایک پہ۔ ہیمبرگ (Hamburg)۔ ہیسن ساؤتھ ایسٹ (Hessen South East)۔ مَن ہائم (Mannheim)۔ ویسٹ فالن (Westfalen)۔

امریکہ کی دس جماعتیں جو ہیں ان میں نارتھ ورجینیا (North Virginia) نمبر ایک پہ۔ میری لینڈ (Maryland)۔ پھر لاس اینجلس (Los Angeles)۔ شکاگو (Chicago)۔ سیئٹل (Seattle)۔ سلیکون ویلی (Silicon Valley)۔ ڈیلس (Dallas)۔ ڈیٹرائٹ (Detroit)۔ ساؤتھ ورجینیا (South Virginia)۔ جارجیا کیرولائنا (Georgia Carolina)۔

اطفال میں میری لینڈ (Maryland) نمبر ایک پہ۔ ایلبنی (Albany)۔ لاس اینجلس (Los Angeles)۔ نارتھ ورجینیا (North Virginia)۔ سیئٹل (Seattle)۔ شکاگو (Chicago)۔ جارجیا کرولائنا (Georgia Carolina)۔ ڈیلس (Dallas)۔ اوش کوش (Oshkosh)۔ ہیوسٹن (Houston)۔

پاکستان کی بھی پوزیشن ہے۔ ویسے جو ٹوٹل پوزیشن لی ہے وہ تو پانچویں بنتی ہے کیونکہ کرنسی کی قیمت وہاں بہت کم ہو چکی ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان میں باوجود نامساعد حالات کے قربانیوں کا معیار اللہ کے فضل سے بہت بلند ہوا ہے۔

پاکستان میں اوّل نمبر پہ لاہور ہے۔ پھر دوسرے نمبر پہ ربوہ۔ تیسرے پہ کراچی۔

اور چندہ بالغان میں بالترتیب اضلاع کی پوزیشن یہ ہے۔ اسلام آباد پہلا۔ پھر فیصل آباد۔ پھر راولپنڈی۔ گجرات۔ سرگودھا۔ عمرکوٹ۔ ملتان۔ نارووال۔ میرپورخاص۔ ڈیرہ غازی خان۔

پہلی دس جماعتیں جو ہیں ان میں اسلام آباد شہر نمبر ایک پہ۔ پھر ٹاؤن شپ لاہور۔ پھر ڈیفنس لاہور۔ پھر دارالذکر لاہور۔ سمن آباد لاہور۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بیت الفضل فیصل آباد۔ مغل پورہ لاہور۔ ملتان شہر۔ دہلی گیٹ لاہور۔

اطفال میں پاکستان کی جماعتوں کا جو مقابلہ ہے ان میں نمبر ایک پہ لاہور۔ نمبر دو پہ ربوہ۔ نمبر تین پہ کراچی اور اضلاع کی پوزیشن ان کی یہ ہے

اسلام آباد نمبر ایک۔ فیصل آباد نمبر دو۔ نارووال۔ راولپنڈی۔ عمرکوٹ۔ سرگودھا۔ گجرات۔ میرپورخاص۔ لیہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

بھارت کی صوبہ جات میں جو پوزیشن ہے ان میں کیرالہ نمبر ایک پہ ہے۔ تامل ناڈو۔ جموں کشمیر۔ تلنگانہ۔ کرناٹکا۔ اڈیشہ۔ پنجاب۔ ویسٹ بنگال۔ مہاراشٹرا۔ اتر پردیش۔

اور دس جماعتیں جو ہیں ان میں سے یہ ہیں کوئمبتور نمبر ایک پہ۔ پھر حیدر آباد۔ پھر قادیان۔ پھر کالی کٹ۔ میلاپلایام (Melapalayam)۔ بنگلور۔ منجیری۔ کولکتہ۔ کیرنگ۔ کیرولائی۔

وصولی کے لحاظ سے آسٹریلیا کی دس جماعتیں جو ہیں وہ ملبرن لانگ وارِن (Melbourne Langwarrin)۔ مارسڈن پارک (Marsden Park)۔ کاسل ہل (Castle Hill)۔ ملبرن بیروک (Melbourne Berwick)۔ ملبرن کلائیڈ (Melbourne Clyde)۔ پینرتھ (Penrith)۔ پرتھ (Perth)۔ ملبرن ویسٹ (Melbourne West)۔ لوگن ایسٹ (Logan East)۔ میلبرن ایسٹ (Melbourne East) ہیں۔

اور بالغان میں ان کی جماعتیں یہ ہیں۔ ملبرن لانگ وارِن (Melbourne Langwarrin)۔ مارسڈن پارک (Marsden Park)۔ کاسل ہل (Castle Hill)۔ ملبرن بیروک (Melbourne Berwick)۔ ملبرن کلائیڈ (Melbourne Clyde)۔ پینرتھ (Penrith)۔ ملبرن ایسٹ (Melbourne East)۔ پرتھ (Perth)۔ ملبرن ویسٹ (Melbourne West)۔ ایڈیلیڈ ویسٹ (Adelaide West)۔

اطفال میں ان لوگوں کی پوزیشن یہ ہے۔ نمبر ایک پہ لوگن ایسٹ (Logan East)۔ پھر ملبرن لانگ وارن (Melbourne Langwarrin)۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ (Adelaide South)۔ ملبرن ویسٹ (Melbourne West)۔ لوگن ویسٹ (Logan West)۔ ملبرن بیروک (Melbourne Berwick)۔ کاسل ہل (Castle Hill)۔ پرتھ (Perth) اور پلمپٹن (Plumpton)۔ پھر پینرتھ (Penrith)۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

بعض جماعتوں کے نام میں اس لیے پڑھ دیتا ہوں کہ ان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ ہماری کیا پوزیشن ہے ہمیں بتایا جائے اس لیے روایت کے مطابق پڑھا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے ’’یعنی کنجوسی اس سے دور ہو جاتی ہے‘‘ جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 324)

پس یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ ہم نے تجربہ بھی کیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو نوازتا چلا جاتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہی سارے خزانے ہیں۔

حدیث میں بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہی سارے خزانے ہیں وہ آخری جہان میں ان سے نوازے گا لیکن اس دنیا میں بھی نوازتا چلا جائے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔

انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں نواز رہا ہے اور لوگ اس کے تجربے بھی کر رہے ہیں کچھ واقعات میں نے سنائے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہاں مالی قربانیوں کی توفیق آئندہ دیتا رہے وہاں ہمارے ایمان اور یقین میں بھی اضافہ کرتا چلا جائے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۳۰ر جنوری ۲۰۲۶ء، صفحہ ۱ تا ۸)

☆......☆......☆

ارشاد باری تعالیٰ

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ○

﴿سُوۡرَۃُ الزُّمَرِ:2﴾

اس کامل کتاب کا نزول کامل غلبہ والے (اور) بہت حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

طالبِ دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مقوقس مصر کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تیسرا خط مقوقس والی مصر کے نام تھا جو قیصر کے ماتحت مصر اور اسکندریہ کا والی یعنی موروثی حاکم تھا اور قیصر کی طرح مسیحی مذہب کا پیرو تھا۔ اس کا ذاتی نام جریج بن مینا تھا اور وہ اور اس کی رعایا قبطی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ خط آپؐ نے اپنے ایک بدری صحابی حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ بھجوایا اور اس خط کے الفاظ یہ تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مِنۡ مُحَمَّدٍ عَبۡدِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ اِلَی الۡمَقُوۡقَسِ عَظِیۡمِ الۡقِبۡطِ۔ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی۔ اَمَّا بَعۡدُ فَاِنِّیۡ اَدۡعُوۡكَ بِدِعَایَةِ الۡاِسۡلَامِ اَسۡلِمۡ تُسۡلَمۡ یُؤۡتِكَ اللّٰہُ اَجۡرَكَ مَرَّتَیۡنِ۔ فَاِنۡ تَوَلَّیۡتَ فَعَلَیۡكَ اِثۡمُ الۡقِبۡطِ۔ یَآاَھۡلَ الۡکِتَابِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ اَنۡ لَا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشۡرِكَ بِہٖ شَیۡئًا وَلَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوۡا اشۡھَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ۔

یعنی ”میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بے مانگے رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ یہ خط محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے قبطیوں کے رئیس مقوقس کے نام ہے۔ سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کو قبول کرتا ہے اس کے بعد اے والی مصر! میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں۔ مسلمان ہو کر خدا کی سلامتی کو قبول کیجئے کہ اب صرف یہی نجات کا رستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر دے گا، لیکن اگر آپ نے روگردانی کی تو (علاوہ خود آپ کے اپنے گناہ کے) قبطیوں کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔ اور اے اہل کتاب اس کلمہ کی طرف تو آ جاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں خدا کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے ہی کسی کو اپنا آقا اور حاجت روا نہ گردانیں۔ پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی کی تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو بہر حال خدائے واحد کے فرمانبردار بندے ہیں۔“

جب حاطب بن ابی بلتعہ اسکندریہ میں پہنچے تو مقوقس کے حاجب یعنی دربان سے مل کر اس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط پیش کیا۔ مقوقس نے خط پڑھا اور پھر حاطب بن ابی بلتعہ سے مخاطب ہو کر نیم مذاقیہ رنگ میں کہا کہ اگر تمہارا یہ صاحب واقعی خدا کا نبی ہے تو (اس خط کے بھجوانے کی بجائے) اس نے میرے خلاف خدا سے یہ دعا ہی کیوں نہ کی کہ خدا اسے مجھ پر مسلّط کر دے۔ حاطب نے جواب دیا کہ اگر یہ اعتراض درست ہے تو وہ حضرت عیسیٰؑ پر بھی پڑتا ہے کہ انہوں نے اپنے مخالفوں کے خلاف اس قسم کی دعا کیوں نہیں کی۔ پھر حاطب نے مقوقس کو از راہ نصیحت کہا کہ آپ (سنجیدگی کے ساتھ) غور فرمائیں کیونکہ اس سے پہلے آپ کے اسی ملک مصر میں ایک ایسا شخص (فرعون) گزر چکا ہے جو یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہی ساری دنیا کا رب اور حاکم اعلیٰ ہے۔ جس پر خدا نے اسے ایسا پکڑا کہ وہ اگلوں اور پچھلوں کے لئے عبرت بن گیا۔ پس میں آپ سے مخلصانہ طور پر عرض کروں گا کہ آپ دوسروں کے حالات سے عبرت پکڑیں اور ایسے نہ بنیں کہ دوسرے لوگ آپ کے حالات سے عبرت پکڑیں۔ مقوقس نے کہا بات یہ ہے کہ ہمیں پہلے سے ایک دین حاصل ہے اس لئے جب تک ہمیں اس سے کوئی بہتر دین نہ ملے ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے۔ حاطب نے جواب دیا کہ اسلام وہ دین ہے جو سب دوسرے دینوں سے غنی کر دیتا ہے لیکن وہ یقینا آپ کو اس بات سے نہیں روکتا کہ آپ حضرت مسیح ناصری پر بھی ایمان لائیں بلکہ وہ سب سچے نبیوں پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے۔ اور جس طرح حضرت موسیٰؑ نے حضرت عیسیٰؑ کی بشارت دی تھی اسی طرح حضرت عیسیٰؑ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت بھی دی ہے۔ اس پر مقوقس کچھ سوچ میں پڑ کر خاموش ہو گیا مگر اس کے بعد ایک دوسری مجلس میں جبکہ بعض بڑے بڑے پادری بھی موجود تھے مقوقس نے حاطب سے پھر کہا میں نے سنا ہے کہ تمہارے نبی اپنے وطن سے نکالے گئے تھے انہوں نے اس موقع پر اپنے نکالنے والوں کے خلاف بد دعا کیوں نہ کی تا کہ وہ ہلاک کر دئے جاتے؟ حاطب نے جواب دیا کہ ہمارے نبی تو صرف وطن سے نکلنے پر مجبور ہوئے مگر آپ کے مسیح کو تو یہودیوں نے پکڑ کر سولی کے ذریعہ ختم ہی کر دینا چاہا مگر پھر بھی وہ اپنے مخالفوں کے خلاف بد دعا کر کے انہیں ہلاک نہ کر سکے۔ مقوقس نے متاثر ہو کر کہا ”تم بیشک ایک دانا انسان ہو اور ایک دانا انسان کی طرف سے سفیر بن کر آئے ہو۔“ اس کے بعد کہنے لگا۔ میں نے تمہارے نبی کے معاملہ میں غور کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے واقعی کسی بری بات کی تعلیم نہیں دی اور نہ کسی اچھی بات سے روکا ہے۔ پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط ایک ہاتھی دانت کی ڈبیہ میں رکھ کر اس پر اپنی مہر لگائی اور اسے حفاظت کے لئے اپنے گھر کی ایک معتبر لڑکی کے سپرد کر دیا۔ (سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 818 تا 820، مطبوعہ قادیان 2006)

بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

یہ اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے۔ قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ بدر میں آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ ملفوظات اور تحریرات کے علاوہ ڈھیروں مقدس حوالہ جات بھی شامل ہوتے ہیں جن کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے الفضل کے پرچوں کی حفاظت اور ان کو ترتیب سے ریکارڈ میں رکھنا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مواد احباب جماعت سے احترام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کو ردّی میں دوسرے اخبارات کے ساتھ فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو اور کسی الزام کا پیش خیمہ نہ بنے۔ امید ہے احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ خاطر رکھیں گے۔

(ادارہ)

اعلان دعا

مکرم طاہر احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر جاوید احمد صاحب مرحوم سعودی سے واپس اپنے وطن لکھنو اتر پردیش آئے ہوئے تھے۔ موصوف کو اچانک برین ہیمرج ہو گیا۔ لکھنو کے ایک ہسپتال میں آپریشن کے بعد اب I.C.U میں داخل ہیں۔ موصوف کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دردمندانہ دعاوں کی درخواست ہے۔

(بی خلیل احمد بنگلور)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے،
اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدر آباد، صوبہ تلنگانہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے ✡ وہ طیّب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے ✡ جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے

طالب دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آنکھ اُس کی دُور بیں ہے دِل یار سے قریں ہے ✡ ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے ✡ دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

طالب دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دار جلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

وجودِ باری تعالیٰ پر مباحثہ اور حقیقت افروز تبصرہ

ملحدین کے ایک اعتراض کا تاریخی اور فکری تجزیہ (قسط نمبر 1)

از سلیق احمد نایک مربی سلسلہ قادیان

مذہب اور الحاد کے مباحثات علمی حلقوں میں ہمیشہ سے توجہ کا مرکز رہے ہیں۔ حال ہی میں دارالحکومہ دہلی میں ڈاکٹر جاوید اختر صاحب اور مفتی شمائل ندوی صاحب کے مابین ہونے والا مباحثہ بالخصوص سوشل میڈیا پر غیر معمولی دلچسپی کا باعث بنا۔

مذکورہ مباحثے میں خدا کے وجود کے بطلان کے لیے چند ایسے اعتراضات پیش کیے گئے جو اپنی نوعیت میں نہ تو نئے ہیں اور نہ ہی فکری لحاظ سے فیصلہ کن حیثیت رکھتے ہیں۔ تاہم چونکہ یہ اعتراضات عوامی سطح پر دوبارہ بیان ہوئے، اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے منتخب اور بنیادی نکات پر اختصار کی بجائے وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی جائے، تاکہ کسی سعید الفطرت قاری کے ذہن میں پیدا ہونے والے شبہات کا ازالہ ہو جائے۔ سب سے پہلا اعتراض جو پیش کیا گیا، اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

سوال نمبر 1: ”خدا کا تصور پرانا ہے۔ کچھ مذاہب تین یا چار ہزار سال پرانے ہیں، جبکہ انسان دس سے بارہ ہزار سال قبل ہوموسپینز کی صورت میں موجود تھا۔ انسان ہمیشہ کسی نہ کسی شے پر ایمان رکھتا آیا ہے عیسائیت سے پہلے جرمینک مذہب موجود تھا، جس میں خدا کی بیوی اور بیٹیاں تھیں۔ عیسائیت کے آنے پر یہ پورا خدائی خاندان ختم ہو گیا.... سوال یہ ہے کہ ان کے خدا کہاں گئے؟“

قارئین حضرات! یہ سوال بظاہر خدا کے وجود پر حملہ معلوم ہوتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ سوال خدا کی ذات پر نہیں بلکہ خدا کے بارے میں انسانی تصورات کی تاریخ پر ہے اور یہ اعتراض فی الواقع کوئی نیا اعتراض نہیں، بلکہ صدیوں سے الحاد کی جانب سے اٹھائے جانے والے سوالوں میں سے ایک ہے۔ جس کا جواب عقلی و نقلی دلائل کے ذریعے واضح طور پر دیا جا چکا ہے۔

بہر حال یہ نکتہ دہریت کے حق میں کم اور اس کے خلاف زیادہ سوالات پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ انسان کبھی مکمل طور پر غیر مذہبی نہیں رہا اس سے عقلی طور پر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ قدیم اقوام اور تہذیبوں میں خدا کا تصور کسی نہ کسی صورت میں ضرور موجود رہا ہے۔ اس اعتراض سے دراصل یہ سوال اٹھتا ہے کہ

دنیا کے مختلف خطوں اور ادوار میں خدا کا عقیدہ بار بار کیوں اور کیسے ظاہر ہوا؟

دنیا کی قدیم اقوام کے مذہبی خیالات کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ خدا کا تصور انسانی ذہن میں آہستہ آہستہ پیدا نہیں ہوا بلکہ ابتدا ہی سے مختلف قوموں میں کسی نہ کسی صورت میں موجود رہا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ اقوام جنہیں آج وحشی یا غیر متمدن کہا جاتا ہے، ان کے ہاں بھی ایک اعلیٰ، غیر مرئی اور خالقِ کائنات ہستی کا تصور پایا جاتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب سمجھنے کے لئے تاریخ سے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق مزید چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

میکسیکو کی قدیم Zuni قوم کو دنیا کی قدیم ترین محفوظ اقوام میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس قوم کا عقیدہ تھا کہ ایک خدا ہے جسے Awonawílona کہا جاتا ہے جو سب کا خالق، سب پر محیط اور سب باپوں کا باپ ہے۔ ان کے مطابق ابتدا میں کچھ نہ تھا، پھر خدا کے خیال سے نمو کی طاقت پیدا ہوئی جو رفتہ رفتہ وسیع فضا میں بدل گئی، اسی سے خدائی روشنی ظاہر ہوئی اور فضا کے سکڑنے سے سورج، چاند اور ستارے وجود میں آئے۔(1)

افریقہ کے قدیم قبائل میں بھی ایک برتر ہستی کا تصور ملتا ہے۔ اگرچہ ان قبائل کے افراد کو کم فہم سمجھا جاتا تھا، مگر اس کے باوجود وہ ایک اعلیٰ خالق خدا کو مانتے تھے۔ ان کے ایک قبیلے (Ga) کے نزدیک یہ ہستی NYONGMO کہلاتی ہے جو سب کی خالق ہے۔(2)

بابلی تہذیب میں خدا کے تصور کا اظہار نہایت بلند اور پاکیزہ انداز میں ملتا ہے۔ جسے Ashur کے نام سے جانا جاتا ہے۔(3)

اسی طرح کینیڈا کے قدیم باشندے بھی ایک خدا کو مانتے تھے۔ جس کو Gitche Manitou کے نام سے جانا جاتا ہے۔(4)

آسٹریلیا کے علاقے میں رہنے والے قدیم اور دنیا سے کٹے ہوئے لوگ، خاص طور پر Arrernte قبیلہ، ایک خدا پر ایمان رکھتا تھا جو آسمان پر رہتا ہے اور جسے وہ ALTJIRA کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک وہ خدا حلیم تھا، اسی لیے وہ سزا نہیں دیتا اور اس وجہ سے اس کی عبادت کو ضروری نہیں سمجھا جاتا تھا۔(5)

افریقہ کے Zulu Pantheon قبیلے میں بھی ایک غیر مرئی خدا کا عقیدہ پایا جاتا ہے جسے وہ UNKULUNKIVLU کہتے ہیں اور اسے پوری دنیا کا باپ مانتے ہیں۔(6)

ہندو مذہب میں بھی خدا کی غیر محدود طاقتوں کا تصور موجود ہے۔ وہ ورونا (Varuna) کو عالم الغیب اور ہر جگہ موجود مانتے ہیں۔ ان کے عقیدے کے مطابق انسان کھڑا ہو، چلے، چھپ جائے یا دو افراد آپس میں سرگوشی کریں، ہر حالت میں ورونا کو اس کا علم ہوتا ہے، اور زمین و آسمان سب اسی کی حکومت میں ہیں۔(7)

مزید برآں آسٹریلیا کے قدیم باشندے خدا کو سمجھتے ہیں، Wiimbaio قبیلہ ایک زبردست اور طاقتور خدا کی پرستش کرتا ہے۔

جبکہ افریقہ کا مغربی قبیلہ Nzambi Ampungu کو تمام دنیا کا خالق اور بنی نوع انسان کا باپ قرار دیتا ہے۔

کچھ سال قبل خاکسار کو میگھالیہ کی کیپیٹل Shillong جانے کا موقع ملا۔ وہاں پر ایک قوم Niam Khasi کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ ایک omnipotent Creator God کی عبادت کرتے ہیں جس کو وہ U Blei Nongthaw کہتے ہیں اور پھر اتنا ہی نہیں ان کا دعویٰ ہے کہ ان کی ایک script بھی ہے۔(8)

ایک خدا کا تصور پہلے سے موجود ہونا

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ؓ فرماتے ہیں:

”آثار قدیمہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بہت سی قومیں جن میں اب مشرکانہ خیالات ہیں ابتداء میں ان میں ایک خدا کی پرستش تھی۔ چنانچہ میگز ایک محقق ہے اس نے چین کے متعلق تحقیقات کی ہے کہ گو وہاں ہر چیز کا الگ خدا مانتے ہیں آگ کا خدا، چولہے کا خدا، توے کا خدا غرضیکہ ہر چیز کا خدا الگ الگ ہے گویا ہندوستان سے بھی بڑھ کر شرک ہے کہ جہاں صرف ۳۳ کروڑ دیوتا سمجھا جاتا ہے لیکن پرانے زمانہ میں وہاں ایک ہی خدا کی پرستش کی جاتی تھی۔ اسی طرح بابل کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ بابل وہ شہر ہے جسے ہمارے ملک کے بچے بھی جانتے ہیں اور ہاروت ماروت کے قصے کی وجہ سے خوب مشہور ہے اس شہر کی تاریخ نہایت قدیم ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں پرانے زمانہ میں ایک خدا کا خیال موجود تھا۔“

یہاں پر ضمنا یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آج کے زمانے کے مذہب اور انسانی تاریخ کے محققین جیسے Wilhelm Schmidt اور Mircea Eliade بھی اس بات کو سنجیدگی سے پیش کرتے ہیں کہ ابتدائی انسانی معاشروں میں ایک خدا کا تصور موجود تھا، جسے وہ Primitive Monotheism کہتے ہیں۔

یہ خیال کہ خدا کا تصور آہستہ آہستہ بنا، خود تضاد رکھتا ہے

پھر آپ ؓ فرماتے ہیں:

تیسرا جواب یہ ہے کہ قدیم اقوام کے متعلق یہ کہنا کہ ممکن ہے ان میں ایک خدا کا خیال بعد میں پیدا ہو گیا ہو عقلاً غلط ہے کیونکہ یہ ایک مانا ہوا قاعدہ ہے کہ جو خیال کسی قوم میں بعد میں پیدا ہو اس کی عظمت زیادہ ہوتی ہے اور جو دیوتا بعد میں مانا جائے اس کی عبادت زیادہ ہوتی ہے اور یہ بات تمام قدیم اقوام کے حالات سے معلوم ہوتی ہے کہ ان میں ایک خدا کا خیال تو موجود ہے لیکن پرستش چھوٹے دیوتاؤں کی زیادہ ہے اگر یہ خیال درست ہے کہ تدریج سے ایک خدا کا خیال پیدا ہوا ہے تو چاہئے تھا کہ تمام اقوام میں ایک خدا کی پرستش زیادہ ہوتی اور چھوٹے دیوتا اگر باقی بھی رہتے تو محض روایت کے طور پر حقیقتا لوگوں کا ان سے لگاؤ نہ ہوتا مگر واقعہ اس کے بالکل برخلاف ہے۔ چھوٹے دیوتاؤں کی پرستش ہی قدیم قبائل کرتے ہیں اور خدا کی پرستش شاذ و نادر ہی کسی قبیلہ میں پائی جاتی ہے۔ پس یہ صورت حالات اس تدریجی ترقی والے مقولہ کو باطل کر دیتی ہے۔ پھر ایک اور ذریعہ بھی اس سوال کو حل کرنے کا ہے اور وہ موجودہ زمانے کے تغیرات سے استنباط ہے۔۔۔۔ اب ہم اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کی حالت کو دیکھتے ہیں۔ دشمن بھی اقرار کرتے ہیں کہ اسلام خالص توحید پر مبنی تھا۔ اس کے ابتداء میں شرک کا ایک شمہ بھی اس کی تعلیم میں شامل نہ تھا مگر آہستہ آہستہ اب اسلام کی کیا حالت پہنچ گئی ہے۔ کیا اب مسلمانوں میں قبر پرست، درخت پرست، جن پرست، بھوت پرست، ستارہ پرست لوگ نہیں پائے جاتے؟

غرض عقلا اور نقلاً یہ ہرگز محال نہیں کہ خدا تعالیٰ کا خیال قدیم سے چلا آیا ہو بلکہ عقل اور نقل دونوں اس امر کی تصدیق کرتی ہیں کہ یہ خیال قدیم سے اور الہام کے ذریعہ سے دنیا میں چلا آیا ہے اور مشرکانہ خیالات بعد کے ہیں۔ پس منکرین خدا کا یہ اعتراض کہ اگر خدا تعالی واقعہ میں ہوتا تو ابتداء میں ایک خدا کا خیال ہوتا باطل ہے اور اس اعتراض کی بنیاد غلط واقعات پر رکھی گئی ہے۔ (کتاب ہستی باری تعالیٰ صفحہ 19 تا 23 مطبوعہ قادیان)

سوال یہ ہے کہ اگر خدا محض انسانی ایجاد تھا تو دنیا کے سب سے قدیم، جغرافیائی طور پر کٹے ہوئے قبائل ایک ہی خدا کو کیوں مانتے تھے؟ اور ان میں آخر خدا کا عقیدہ کیسے پیدا ہوا؟

حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ مذکورہ بالا تمام مثالوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا کا تصور انسان کی ایجاد نہیں بلکہ کوئی ایسی خارجی حقیقت ہے جس کے ذریعہ ابتدا ہی سے مختلف مذاہب اور اقوام ایک ہی کڑی میں پروئے جا رہے ہیں۔ تاریخ سے ہمیں بڑی وضاحت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ

الہام ایک ایسی کڑی ہے جس کو بین الاقوامی طور پر تمام مذاہب اور قومیں ایک خارجی حقیقیت کے طور پر سمجھتے ہیں

قدیم تہذیبوں میں خدا کا تصور شاذ و نادر ہی اس خیال سے الگ رہا ہے کہ الوہیت اور انسان کے درمیان کسی نہ کسی صورت میں رابطہ موجود ہے۔ مختلف قدیم مذاہب میں وحی و الہام مذہبی زندگی کا ایک بنیادی جزو رہا ہے جسے خدائی ہدایت، احکامات یا وہ مقدس علم سمجھا جاتا تھا جو کسی اعلیٰ اور ماورائی مصدر سے نازل ہوا ہو۔ خواہ یہ سریلی آوازوں، ہیولوں زبانی پیغامات کی صورت میں ہو یا غیبی پیش گوئیوں، رؤیا، الہام یافتہ بزرگوں یا خدائی طور پر نازل کردہ قوانین کی شکل میں ہو، بہر حال قدیم معاشروں کا یہ مشترکہ عقیدہ رہا ہے کہ خدا یا معبود خاموش نہیں رہا بلکہ اس نے انسانی کی حسب ضرورت رہنمائی کی۔ مختلف جغرافیائی اور ثقافتی تہذیبوں میں اس تصور کی تکرار اس

بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ خدا اور وحی و الہام دونوں پر ایمان کوئی بعد کی مذہبی اختراع نہیں بلکہ یہ انسانی مذہبی شعور کی ایک گہری اور آفاقی بنیاد رہا ہے۔

دنیا کے مختلف براعظموں میں الہام کا تصور

اب دنیا کے مختلف براعظموں سے الہام کے تعلق سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

اگر عالمی تاریخ کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت نمایاں ہو جاتی ہے کہ قدیم ادوار میں دنیا کے مختلف براعظموں میں الگ الگ مذاہب وجود میں آئے، مگر ان سب میں خدا یا اعلیٰ مافوق الفطرت ہستی اور اس کی طرف سے ہدایت یا الہام کا تصور مشترک رہا۔

ایشیا میں ویدک مذہب (3000-1500 قبل مسیح) میں ’شرُ وتی‘ کو الہامی علم سمجھا گیا (Indian Philosophy,Radhakrishnan) گیتا میں دوّیہ گیان کے حوالہ سے باقاعدہ ایک الگ باب موجود ہے، ایران میں زرتشتیت میں اہورا مزدا کی طرف سے زرتشتؑ پر نازل ہونے والی تعلیمات کا تصور پایا جاتا ہے(Zoroastrians,Mary Boyce)۔

افریقہ میں قدیم مصری مذہب میں دیوتاؤں کی جانب سے فرعون کو دی گئی اخلاقی و قانونی ہدایات کو خدائی منشور تصور کیا جاتا تھا(The Mind of Egypt,Jan Assmann)۔ یورپ میں یونانی تہذیب میں ڈیلفی کے اوریکل اور الہامی پیش گوئیوں کا رواج موجود تھا (Greek ,Walter Burkert Religion)۔ مشرقِ وسطیٰ میں سامی مذاہب میں واضح طور پر وحی اور خدائی پیغام رسانی کا تصور ملتا ہے (A History of Religious Ideas,Mircea Eliade)۔ شمالی و جنوبی امریکہ کی قدیم مایا اور انکا تہذیبوں میں دیوتاؤں کی طرف سے خوابوں، نشانوں اور مقدس افراد کے ذریعے رہنمائی کا عقیدہ پایا جاتا تھا (The Masks of God,Joseph Campbell)۔ اسی طرح آسٹریلیا کے ایبورجینل مذاہب میں ’Dreamtime‘ کو مقدس اور ماورائی علم کا سرچشمہ سمجھا جاتا ہے(The ,Mircea Eliade Sacred and the Profane)۔

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”...اول تو خود وحشی قبائل میں الہام کا خیال موجود ہے پرانے سے پرانے قبائل کو لیا جائے وحشی سے وحشی قبائل کی روایات پر غور کیا جائے تو ان میں الہام کا خیال موجود ہے اور وہ یقین کرتی ہیں کہ ان کے پاس جو قانون ہے وہ خدا تعالیٰ نے الہام کیا ہے۔ پس یہ شہادت جوان اقوام کی ہے جو الہام یا عدم الہام کی حقیقت سے ناواقف ہے بتاتا ہے کہ یہ خیال کسی تدریجی ترقی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ الہام کے ذریعہ سے قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے.... یہ شہادتیں بتاتی ہیں کہ تدریجی ترقی سے یہ خیالات پیدا نہیں ہوئے بلکہ کسی ایک شخص کی معرفت جو اپنے آپ کو ملہم قرار دیتا تھا مختلف قبائل میں پھیلے۔ لوگ ان اشخاص کو جھوٹا کہہ سکتے ہیں، فریبی کہہ سکتے ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ خیالات تدریجی ترقی کا نتیجہ تھے ورنہ یہ روایات قدیم وحشی قبائل میں نہ پائی جاتیں۔

(کتاب ہستی باری تعالیٰ صفحہ 19 تا 23 مطبوعہ قادیان)

خلاصہ کلام یہ کہ ان تمام مثالوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مختلف براعظموں اور تہذیبوں میں، باہمی رابطے کے بغیر، خدا اور اس کی جانب سے ہدایت کا تصور ایک آفاقی انسانی عقیدہ رہا ہے، جو اس بات کی تائید کرتا ہے کہ الہام کا تصور کسی ایک خطے یا مذہب تک محدود نہیں بلکہ انسانی مذہبی شعور کی مشترکہ میراث ہے۔ ہاں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ الہام پر ایمان رکھنے والوں میں بھی اس کی حقیقت کے بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

الہام کے تصور پر گفتگو اس مقام پر ناگزیر ہو جاتی ہے، کیونکہ تاریخِ مذاہب کے مطالعے سے یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ مختلف اقوام اور تہذیبوں میں خدا کے تصور کے ساتھ ساتھ کسی نہ کسی صورت میں خدائی رہنمائی اور بالاتر مصدر سے تعلق کا تصور بھی ہمیشہ موجود رہا ہے۔ تاہم اس مضمون کا مقصد الہام کی ماہیت اور اس کے فکری و سائنسی پہلوؤں پر تفصیلی بحث کرنا نہیں، بلکہ صرف یہ واضح کرنا ہے کہ دنیا کے مختلف، باہم غیر مربوط معاشروں میں الہام کے تصور کی آفاقی موجودگی اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ مذہبی شعور محض انسانی تخیل یا سماجی ارتقاء کا نتیجہ نہیں۔ یہ تسلسل اس بات کو تقویت دیتا ہے کہ انسان نے ابتدا ہی سے اپنے اخلاقی، اعتقادی اور قانونی تصورات کو کسی خارجی، ماورائی حقیقت سے منسوب کیا ہے۔

الہام کی حقیقت، اس کی اقسام جاننے کے لیے حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کی کتاب ”الہام، عقل، علم اور سچائی“ کے متعلقہ ابواب کا مطالعہ نہایت مفید اور رہنمائی فراہم کرنے والا ہے، کیونکہ اس میں اس موضوع کو علمی، عقلی اور تجرباتی بنیادوں پر واضح کیا گیا ہے۔

اس پورے مباحثے سے یہ بات پوری وضاحت کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ مختلف ادوار اور تہذیبوں میں خدا کے مختلف نام، صفات اور اساطیری صورتیں اس بات کی دلیل نہیں کہ خدا انسانی ایجاد ہے، بلکہ یہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ انسان ہمیشہ کسی نہ کسی اعلیٰ، ماورائی اور برتر حقیقت کا شعور رکھتا آیا ہے۔ اگر خدا محض ایک فکری یا سماجی ایجاد ہوتا تو انسانی تاریخ میں ایسے طویل، مسلسل اور عالمگیر خدا کے تصورات کا پایا جانا قابلِ فہم نہ ہوتا۔

اسی طرح الہام کا تصور، جو مختلف اور باہم غیر مربوط اقوام میں مشترک طور پر پایا جاتا ہے، اس نظریے کو کمزور کر دیتا ہے کہ مذہبی عقائد محض سماجی تجربات یا تدریجی فکری ترقی کا نتیجہ ہیں۔ اگر قوانین، اخلاقی تصورات اور عبادات کو بار بار ”خدا کی طرف سے نازل شدہ“ کہا گیا ہے تو اس کی ایک معقول توجیح یہی بنتی ہے کہ انسان نے ابتدا ہی سے اپنے مذہبی شعور کو کسی خارجی ماورائی مصدر سے وابستہ سمجھا ہے، نہ کہ محض اپنے تخیل سے پیدا شدہ۔ لہٰذا یہ سوال کہ

”پرانے خداؤں کا کیا ہوا؟“

یہ سوال ہی غیر معقول ہے۔ اس غیر معقول سوال کا درست جواب اس سوال میں پایا جاتا ہے کہ انسان کے خدا کے بارے میں تصورات کیسے بدلتے رہے؟ حقیقت یہ ہے کہ خدا کہیں غائب نہیں ہوا، اصل الہامی تعلیم میں جب انسانی عقل کی مداخلت ہوئی اور اصل تعلیم میں تبدیلی کی کوششیں کی گئیں تو وقتی طور پر نئے نئے تصورات نے جنم لیا لیکن اس سے اصل حقیقت مفقود نہیں ہوتی عین اسی طرح جیسے سائنس میں نظریات بدلتے ہیں مگر حقیقت باقی رہتی ہے، ویسے ہی مذہبی تاریخ میں تصورات بدلتے رہے مگر خدا کا بنیادی تصور قائم رہا۔ مثلاً سورج یا نظام شمسی کے متعلق بدلنے والے سائنسدانوں کے تصورات وغیرہ۔

مذکورہ بالا تمام حقائق ملحدین کے مفروضے کی بخوبی تردید کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا دلائل اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ خدا کا تصور انسانی تاریخ میں ایک عارضی یا اتفاقی امر نہیں، بلکہ ایک قدیم اور ہمہ گیر صورت میں الہام کے ذریعہ ہمیشہ موجود رہا ہے۔

بہرحال، مذکورہ بالا دلیل، جسے علمی حلقوں میں ”Universality Argument“ کہا جاتا ہے، صدیوں سے ملحدین کے سامنے پیش کی جاتی رہی ہے اور آج بھی یہی دلیل خدا کے وجود اور توحید کی فطری حقیقت کو سمجھنے میں کافی ہے۔ بشرطیکہ فطرت میں سعادت ہو اور دل متعصّبانہ خیالات سے پاک ہو کر حق کا متلاشی ہو۔

یوں اس مضمون کا اختتام ملحدین کے سامنے رکھے گئے ایک ایسے سوال پر ہوتا ہے جو نہ خطیبانہ ہے، نہ جذباتی، بلکہ خالصتاً فکری اور تاریخی شواہد کی روشنی میں پیدا ہوتا ہے۔

اگر خدا محض انسانی ذہن کی اختراع تھا تو پھر تاریخ کے ہر دور، ہر براعظم اور باہم غیر مربوط اقوام میں ایک اعلیٰ، غیر مرئی خالق ہستی اور اس کی جانب سے ہدایت و الہام کا تصور کیوں اور کیسے بار بار ابھرتا رہا؟

کیا یہ آفاقیت انسانی تخیل کی پیداوار ہے، یا کسی ایسی خارجی اور مستقل حقیقت کا عکس جسے انسان مختلف ناموں اور صورتوں میں پہچانتا رہا؟ فتدبرو!

حوالہ جات:

1.Cushing, Frank (1896). Outlines of Zuni Creation Myths. Pennsylvania. pp. 379–383. ISBN 9781508654377.

2.A Dictionary of African Mythology

3.Hirsch, Hans (1961). Untersuchungen sur altassyrischen religion. Im Selbstverlage des Herausgebers.

4. Åke Hultkrantz (1987). "North American Indian Religions: An Overview". In Mircea Eliade (ed.). The Encyclopedia of Religion. Vol. 10. New York: Macmillan. ISBN 0-02-909810-6 – via Encyclopedia.com.

5.Gill, Sam D. (1998). Storytracking: Texts, Stories & Histories in Central Australia. Oxford University Press. pp. 93–103. ISBN 978-0-19-511587-1.

6.Monteiro-Ferreira, Ana Maria (2005). "Reevaluating Zulu Religion: An Afrocentric Analysis". Journal of Black Studies. 35 (3): 347–363.

7.George Mason Williams (2003). Handbook of Hindu Mythology. ABC-CLIO. p. 294. ISBN 978-1-57607-106-9.

8."History & Culture | South West Khasi Hills District | India". Retrieved 8 March 2025.

⁂

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

”آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا“

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

”احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے“

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: SK Ghulam Mashi/Jaibun Nisha and with family

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جرمنی میں خدماتِ سلسلہ سرانجام دینے والے مبلغین سلسلہ اور واقفین زندگی کے ایک وفد کی ملاقات

مورخہ ۹؍دسمبر ۲۰۲۴ء بروز سوموار امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی سے تعلق رکھنے والے مبلغین اور واقفینِ زندگی کے ایک وفد کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں بالمشافہ ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی، جنہوں نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے جرمنی سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

ملاقات سے قبل حضورِانور نے جماعت کی تاجک ویب سائٹ کا اجرا فرمایا اور دعا کروائی۔

ملاقات کے شروع ہونے پر حضورِانور سب سے پہلے امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی سے مخاطب ہوئے اور اس وفد کے دَورے کی تفصیلات کی بابت دریافت فرمایا تو انہوں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ پروگرام انتہائی جامع اور بہت فائدہ مند رہا ہے۔

اس کے بعد حضورِانور نے وفد سے مفصّل خطاب فرمایا اور جماعتِ احمدیہ کے مربیان، مبلغین اور واقفین زندگی کی ذمہ داریوں کے مختلف پہلوؤں پر راہنمائی فراہم کی نیز وقف کے عہد کو عقیدت اور اخلاص سے نبھانے کے لیے زرّیں ہدایات سے نوازا۔

حضورِانور نے فرمایا کہ جو ینگ مربیان ہیں، سارے ماشاءاللہ فیلڈ میں ہیں، تجربہ رکھتے ہیں، اپنے آپ کو وقف کیا ہے، اپنی مرضی سے وقف کیا ہے نہ کہ ماں باپ کے کہنے پر یا کسی اور اثر میں آکر، نیز استفسار فرمایا کہ کیا کبھی آپ کو مربی بننے پر افسوس یا پچھتاوا ہوا؟

اس پر شاملینِ مجلس کے نفی میں جواب عرض کرنے پر حضورِانور نے دوبارہ استفسار فرمایا کہ کبھی نہیں؟ جس پر تمام شاملین نے اپنے پہلے والے جواب کا ہی اعادہ کیا۔

اس پر حضورِانور نے وقف کی حقیقی روح کی اہمیت واضح کرنے کے لیے پوچھا کہ اچھا! اگر جرمنی سے کسی جگہ دُور دراز جزیروں میں بھیج دیا جائے، جہاں کوئی احمدی نہ ہو، تو گزارا ہو جائے گا؟

اس پر مخاطب مبلغ سلسلہ نے مکمل بشاشتِ قلبی سے عرض کیا کہ جی حضور! فوراً۔

یہ سماعت فرما کر پھر حضورِانور تمام شاملینِ مجلس کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کہ اچھا! ساروں میں یہ روح ہے؟ تو سب نے بیک زبان ہو کر اثبات میں جواب دیا۔

بعدازاں حضورِانور نے وقف کی حقیقت و اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اصل چیز تو یہی ہے کہ مربی کو ہمیشہ یہ سمجھنا چاہیے کہ مَیں نے وقف خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام لے آئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا اسلام لانا کوئی احسان نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے، تو یہی ہر مربی کو سوچنا چاہیے کہ ہمارا جماعت پر کوئی احسان نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہ موقع دیا کہ ہمیں زندگی وقف کرنے اور مربی بننے کی توفیق ملی، کچھ دینی علم حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ اور اس کا اب ہم نے بہترین استعمال کرنا ہے تاکہ ہماری شکرگزاری کے جو جذبات ہیں ان کا صحیح طرح سے حق ادا ہو سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے بغیر یہ حق ادا نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری یہ ہے کہ پھر اپنا سب کچھ جماعت کے لیے قربان کرنا۔

وسائل کی کمی کا شکوہ کیے بغیر حقیقی وقف اور قربانی کی روح کو ہر حال میں برقرار رکھنے کی بابت نصیحت کرتے ہوئے حضورِانور نے تاکید فرمائی کہ پھر یہ خیال نہیں آنا چاہیے کہ میرے پاس فلاں فلاں سہولت نہیں ہے۔ پرانے مربیان، مبلغین جنہوں نے افریقہ میں بھی کام کیے، ان کو تو اس زمانے میں پانچ پاؤنڈ الاؤنس ملتا تھا اور وہ بھی مشکلوں سے پہنچایا جاتا تھا اور یہ نہیں کہ پرانا زمانہ سستا تھا، اس لیے پانچ پاؤنڈ میں گزارا ہو جاتا تھا، گزارا نہیں ہوتا تھا۔ مثلاً مولانا نذیر مبشر صاحب کس طرح لٹریچر لکھتے تھے؟ مشن کے پاس پیسے نہیں تھے۔ پھر وہ ایک دوائی امرت دھارا منگوایا کرتے تھے اور بیچتے تھے۔ اس کی فروخت سے پھر پیسے کماتے تھے اور پھر انہوں نے لٹریچر شائع کیا۔ پھر بڑے مشہور مربی اور مبلغ کے طور پر مولانا نذیر احمد علی صاحب مشہور ہیں، وہ بھی وہاں رہے۔ یورپ میں کرم الٰہی ظفر صاحب سپین میں رہے، انہوں نے بھی عطر بیچ بیچ کے گزارا کیا، بلکہ اب recent زمانے تک ہمارے زمانے تک الاؤنس ایسا ہوتا تھا کہ پندرہ دن میں الاؤنس ختم ہو جاتا تھا تو مشکلوں سے گزارا ہوتا تھا، لیکن کبھی شکوہ نہیں آیا کہ ہم نے وقف چھوڑنا ہے یا regret کیا یا یہ ضرورت کی چیز فلاں کو مل رہی ہے اور فلاں کو نہیں مل رہی۔ بلکہ یہ ہوتا تھا کہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے وقف کی توفیق دی۔ تو یہ روح ہر مربی میں ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور ہم نے وقف کیا۔

جماعت کے ممبران سے جو یہ عہد لیا جاتا ہے کہ ہم جان، مال، وقت اور عزت قربان کریں گے تو ہمارے لیے تو یہ سب سے اوّل ہے کہ جو وقفِ زندگی ہے اور مربی ہے، اس کے اوپر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ روح اگر ہوگی تو پھر آپ لوگوں کے جو کام ہیں، ان میں برکت پڑے گی، اللہ تعالیٰ سے تعلق بھی پیدا ہوگا، اس کے لیے پھر اللہ کی طرف توجہ پیدا ہوگی، عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوگی، اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لیے، اپنی سستیاں دُور کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور اس سے دعا کریں کہ پھر اس کی توفیق بھی ملے گی۔

اس کے لیے نوافل ہیں، نمازوں کی صحیح ادائیگی ہے، سنوار کر نمازیں پڑھنا ہے۔ لیکچر تو آپ دے دیتے ہیں کہ فلاں صحابیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین یا چار دفعہ واپس بھیجا کہ جاؤ نماز پڑھ کے آؤ، سنوار کے نماز پڑھو، لیکن کبھی غور کیا کہ کیا ہم اس طرح سنوار کر نماز پڑھ رہے ہیں؟ اگر یہ غور نہیں کیا تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اپنے کام، اپنے وقف اور اپنے عہد سے انصاف نہیں کیا۔

حضورِانور نے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے اور اس کی رضا کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہونے کے ضمن میں ہدایت فرمائی کہ تو سب سے بڑی چیز مربیان اور واقفینِ زندگی کے لیے یہی ہے کہ پہلے تو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا اور پھر اس کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار رہنا۔ صرف عہد نہیں، بلکہ یہ دیکھنا کہ اگر ایسا موقع آئے تو کیا ہم یہ عمل دکھا سکتے ہیں یا نمونہ پیش کر سکتے ہیں؟ کیا صرف اس وقت ہمیں اپنے بیوی، بچوں، گھر یا بعض سہولتوں کی فکر رہے گی؟ اللہ تعالیٰ کی خاطر جو نیک نیتی سے قربانی کرنے والے ہیں، اس کی خاطر سب کچھ پیش کرنے والے ہیں، اللہ ان کو ضائع نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ انعامات دیتا رہتا ہے، نوازتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ ابتلا آتے ہیں، رستے میں امتحان آتے ہیں، بعض ساتھیوں کی طرف سے آجاتے ہیں، بعض افسران کی طرف سے آجاتے ہیں، بعض دفعہ مرکز کی طرف سے بعض باتیں ایسی آجاتی ہیں کہ انسان بڑا پریشان ہو جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں، اس کے آگے گریہ وزاری کریں، اس سے مانگیں اور اپنے آپ کو خالص ہو کے اس کے سامنے پیش کریں اور اپنی نیتوں کو صاف رکھیں تو وہ ابتلا اللہ تعالیٰ پھر دُور بھی فرما دیتا ہے، ان امتحانوں سے انسان گزر جاتا ہے۔

بعدازاں حضورِانور نے جرمنی میں مبلغین کی تعداد اور ملک کی مجموعی آبادی کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس پر عرض کیا گیا کہ وہاں ۱۲۶؍مبلغین ہیں اور آبادی تقریباً ۸۰؍ملین ہے۔ اس پر حضورِانور نے تلقین فرمائی کہ جرمنی میں مبلغین کی تعداد وہاں کی آبادی کے لحاظ سے تھوڑی ہے لہٰذا انہیں اپنے تبلیغی مقاصد کے حصول کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

نیز اسی تناظر میں توجہ دلائی کہ کیا چیز ہے جو ہمیں زائد کرنی پڑے گی؟ اللہ تعالیٰ سے تعلق۔ اللہ تعالیٰ ایسے راستے کھولے اور آپ کے الفاظ میں وہ برکت ڈالے کہ جس سے لوگوں پر اثر بھی ہو اور یہ اسی صورت میں ہوگا جب آپ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں گے اور اس سے مدد مانگیں گے۔ یہ آپ نے ٹارگٹ رکھنا ہے کہ ہمارے سامنے ایک پورا ملک ہے، اس کو ہم نے کس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کے ڈالنا ہے؟ کس طرح ہم نے خدا کی وحدانیت اس ملک میں قائم کرنی ہے؟ تو یہ ساری باتیں جب سوچیں گے، غور کریں گے تو اس کے لیے پھر یہ ہے کہ جہاں عبادتوں کا معیار بلند کریں وہاں علم بڑھانے کی کوشش بھی کریں۔

افریقہ سے مربیان پڑھنے کے لیے جامعہ احمدیہ پاکستان میں جاتے تھے، ان میں سے بعض لڑکے ایسے تھے جو پاکستانی مربیان سے زیادہ آگے نکلے ہوئے تھے، انہوں نے جامعہ کے دوران اپنے جیب خرچ میں سے پیسے جمع کر کے روحانی خزائن خریدی، دیگر کتابیں اور حدیث کی کتابیں خریدیں اور پھر ان کو پڑھا بھی، پھر ان پر نوٹس بنائے، پھر ان کو فیلڈ میں استعمال بھی کیا اور ان کے معیار تقویٰ کے بہت بلند ہیں۔ تو یہ چیزیں صرف اپنے زور سے نہیں حاصل ہوسکتیں، اس زمانے کے راہنما، مہدی، ہدایت کا منبع اور ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بنایا ہے تو ان کے لٹریچر کو پڑھنا بھی ہمارے لیے ضروری ہے، جس حدّ تک ہم پڑھ سکتے ہیں، صرف کتب شائع کرنا تو کمال نہیں ہے۔

حضورِانور نے دینی و دنیاوی علوم میں اضافہ اور عبور حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مبلغین کی راہنمائی فرمائی کہ جہاں دینی علم میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے، وہاں مبلغین کو چاہیے کہ وہ اخبارات بھی پڑھیں اور باقی علوم میں بھی عبور حاصل کریں۔ حضورِانور نے مزید توجہ دلائی کہ Contemporary issues کیا ہیں، ان کو دیکھنا ہے اور اسی سے ہماری آگاہی ہوگی، دماغ ذرا روشن ہوگا، دنیا کا بھی علم آئے گا۔ پھر ہم نے اس دینی علم کو اس کے ساتھ کس طرح اپلائی کرنا ہے اور کس طرح دنیاوی سوالات کے جواب دینے ہیں، تو یہ چیزیں ہیں کہ مربی کے اندر ایک جوش اور جذبہ ہونا چاہیے، وہ ہوگا تو کامیابی بھی ہوگی، اگر وہ نہیں ہے تو پھر صرف باتیں ہیں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 19 دسمبر 2024ء)

اطاعت رسولؐ، ثباتِ قدم اور توکل علی اللہ
غزوۂ حنین کے ایمان افروز اسباق

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5؍ستمبر 2025 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے سورۃ النور کی کس آیت کی تفسیر میں جنگِ حنین کا ذکر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ نے سورۃ النور کی آیت نمبر 64 میں جنگ حنین کا ذکر فرمایا ہے۔

سوال: اس آیت کا بنیادی مضمون کیا ہے؟

جواب: اس آیت کا بنیادی مضمون یہ ہے کہ رسول ﷺ کی پکار کو عام انسانوں کی پکار جیسا نہ سمجھا جائے بلکہ فوراً، بلا تاخیر اس پر لبیک کہا جائے، کیونکہ رسول کی نافرمانی فتنہ اور عذاب کا موجب بن سکتی ہے۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ کے نزدیک نبی کی آواز پر لبیک کہنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ کے نزدیک نبی کی آواز پر لبیک کہنا اسلئے ضروری ہے کیونکہ نبی کی آواز پر فوراً لبیک کہنا ایمان کی بڑی علامت ہے اور روحانی ترقی اور کامیابی اسی میں مضمر ہے، حتیٰ کہ اگر کوئی نماز میں ہو تب بھی نبی کی آواز پر توجہ دینا فرض ہو جاتا ہے۔

سوال: غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو ابتداءً کس آزمائش کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: دشمن کے ماہر تیر اندازوں کی اچانک یلغار سے مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی اور لشکر منتشر ہو گیا۔

سوال: اس نازک وقت میں رسول کریم ﷺ کا طرزِ عمل کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس نازک وقت میں آپ ﷺ ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹے، بلکہ آگے بڑھے اور بلند آواز سے فرمایا: اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ، اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

سوال: اس اعلان کا مفہوم کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس اعلان کا مفہوم یہ ہے کہ میں سچا نبی ہوں، جھوٹا نہیں ہوں، اللہ کی حفاظت میرے ساتھ ہے، مگر میں خدا نہیں بلکہ عبدالمطلب کا بیٹا ایک انسان ہوں۔

سوال: جب حضرت عباسؓ نے کہا ''اے سورۂ بقرہ کے صحابیو! اے بیعتِ رضوان والو! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے'' تو صحابہ پر اس کا کیا اثر ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب حضرت عباسؓ نے کہا ''اے سورۂ بقرہ کے صحابیو! اے بیعتِ رضوان والو! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے'' تو صحابہؓ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی جیسے صورِ اسرافیل کی آواز ہو، وہ ہر چیز چھوڑ کر رسول ﷺ کی طرف دوڑ پڑے۔

سوال: جنگ کا نقشہ کس طرح تبدیل ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: منتشر لشکر دوبارہ جمع ہو گیا، دشمن پر بھرپور حملہ ہوا اور شکست فتح میں بدل گئی۔

سوال: کن صحابہؓ نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مہاجرین و انصار میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ، ابودجانہؓ، سعد بن عبادہؓ، اسید بن حضیرؓ اور دیگر صحابہؓ ثابت قدم رہے۔

سوال: کن صحابیاتؓ نے غزوۂ حنین میں بہادری دکھائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت اُمِّ سُلیمؓ، اُمِّ عمارہؓ، اُمِّ حارثؓ اور اُمِّ سُلیطؓ نے غزوۂ حنین میں بہادری دکھائی۔

سوال: حضرت اُمِّ سُلیمؓ کے واقعہ سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت اُمِّ سُلیمؓ کے واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے یہ کہ رسول ﷺ سے محبت انسان کو خوف، کمزوری اور حمل کی حالت میں بھی بے مثال جرأت عطا کر دیتی ہے۔

سوال: رسول کریم ﷺ نے دشمن پر کنکریاں پھینکتے وقت کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے دشمن پر کنکریاں پھینکتے وقت فرمایا: محمد کے رب کی قسم! یہ لوگ شکست کھا گئے یا کعبہ کے رب کی قسم! یہ لوگ ہار گئے۔

سوال: کنکریاں پھینکنے کا دشمن پر کیا اثر ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کنکریاں پھینکنے کا دشمن پر یہ اثر ہوا کہ دشمن کی آنکھوں میں جلن پیدا ہو گئی، ان کا حملہ ماند پڑ گیا اور وہ بدحواسی میں بھاگ نکلے۔

سوال: شَیبہ بن عثمان کا واقعہ کیا سبق دیتا ہے؟

جواب: شَیبہ بن عثمان کا واقعہ یہ سبق دیتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی دعا اور محبت دشمنی کو ایمان، نفرت کو عشق اور قتل کے ارادے کو جان نچھاور کرنے میں بدل دیتی ہے۔

سوال: نُضَیر بن حارث کے واقعہ کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نُضَیر بن حارث کے واقعہ کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک نیتی پیدا کر دے تو بدترین ارادے بھی ہدایت اور ثباتِ ایمان میں بدل جاتے ہیں۔

سوال: اس خطبہ جمعہ کا مجموعی پیغام کیا ہے؟

جواب: اس خطبہ جمعہ کا مجموعی پیغام یہ ہے کہ کامیابی کثرتِ تعداد، طاقت یا غرور میں نہیں بلکہ اطاعتِ رسول ﷺ، توکل علی اللہ، عاجزی اور ثابت قدمی میں ہے۔

* * *

اَلسَّلَام
ایمان، سلامتی اور حقوق العباد کا جامع پیغام

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11؍مئی 2007 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: اس خطبۂ جمعہ کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: اس خطبۂ جمعہ کا مرکزی موضوع اللہ تعالیٰ کے اسمِ مبارک اَلسَّلَام کی حقیقت، اس کے معانی، اور فرد، جماعت اور معاشرے میں سلامتی، امن، محبت اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کا نام اَلسَّلَام کن پہلوؤں سے بیان کیا گیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اَلسَّلَام اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ ہر نقص، عیب، ظلم، فنا اور آفت سے پاک ہے اور اپنی مخلوق کو سلامتی عطا فرمانے والا ہے۔

سوال: علامہ طبری کے نزدیک اَلسَّلَام کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: علامہ طبری کے نزدیک اَلسَّلَام وہ ذات ہے جس کے ظلم سے مخلوق محفوظ رہتی ہے۔

سوال: تفسیر روح البیان میں اَلسَّلَام کی کیا تشریح کی گئی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تفسیر روح البیان کے مطابق اَلسَّلَام ہر قسم کی آفت اور نقص سے محفوظ ذات ہے اور سلامتی عطا کرنے میں کامل ہے۔

سوال: اَنْتَ السَّلَام اور مِنْکَ السَّلَام کے کیا معانی ہیں؟

جواب: اَنْتَ السَّلَام: تو ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، مِنْکَ السَّلَام: ہر قسم کی سلامتی، نجات اور حفاظت صرف تیری طرف سے ہے۔

سوال: آیت سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جنت میں اللہ تعالیٰ خود مومنوں کو سلامتی کا پیغام عطا فرمائے گا۔

سوال: دارالسلام سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: دارالسلام سے مراد جنت ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب اور دائمی امن و سلامتی کی جگہ ہے۔

سوال: سُبُلَ السَّلَام کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سُبُلَ السَّلَام سے مراد وہ راستے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا، نور، ہدایت اور صراطِ مستقیم تک لے جاتے ہیں۔

سوال: حدیث کے مطابق سلام کا کیا مقام ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور زمین میں امن و محبت پھیلانے کا ذریعہ ہے۔

سوال: کامل ایمان کے حصول کی کیا شرط بیان کی گئی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کامل ایمان کے لیے آپس میں محبت ضروری ہے اور محبت سلام کو رواج دینے سے پیدا ہوتی ہے۔

سوال: بہترین اسلام کس کو قرار دیا گیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بہترین اسلام یہ ہے کہ انسان کھانا کھلائے اور ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کرے۔

سوال: بغض اور حسد کو خطرناک کیوں قرار دیا گیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بغض اور حسد کو خطرناک اسلئے قرار دیا گیا ہے کیونکہ بغض اور حسد دین کو مونڈھ دیتے ہیں اور انسان کو ایمان اور جنت سے محروم کر سکتے ہیں۔

سوال: حقیقی مسلمان کی پہچان کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام انسان محفوظ رہیں۔

سوال: سلامتی پھیلانے کا انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سلامتی پھیلانے والا انسان اللہ تعالیٰ کے فضل، حفاظت، محبت اور قرب کا وارث بنتا ہے۔

سوال: جماعت میں لڑائی جھگڑے کن نقصانات کا باعث بنتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جماعت میں لڑائی جھگڑے جماعت کی بدنامی، جماعتی سزا، خلیفۂ وقت کے لیے تکلیف اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتے ہیں۔

سوال: جماعتی تنازعات میں سلام کا کردار کیا ہے؟

جواب: سلام دلوں کی کدورتیں دور کرتا ہے، عفو و درگزر پیدا کرتا ہے اور صلح و محبت کی فضا قائم کرتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک حقیقی سلام کیا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک حقیقی سلام وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو، کیونکہ دنیا کے ہزار سلام بھی خدائی سلام کے بغیر بے فائدہ ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ پر سلام بھیجے جانے کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت، نصرت، دوستی اور دشمنوں کی آگ کو ٹھنڈا کرنا ہے۔

* * *

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 اگست 2025ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ ناہید آفتاب سید صاحبہ اہلیہ مکرم سید ناصر آفتاب صاحب (کارکن وکالت مال۔ یوکے)

18 / اگست 2025ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ کی فیملی میں سے تھیں اور مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کو لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ مجم اور بعد ازاں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اپنی جماعت کے کئی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، مہمان نواز، ہمدرد، خوش اخلاق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ عہدیداروں کا بہت احترام کرتیں اور چندہ جات کی ادائیگی بڑی باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے، تین بیٹیاں اور بہت سے نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم ریحان سید صاحب نیشنل تبلیغ ڈیپارٹمنٹ یوکے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری مقصود احمد صاحب (ٹوٹنگ۔ یوکے)

20 / اگست 2025ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، خلافت کے ساتھ محبت کرنے والی ایک نیک، دعا گو خاتون تھیں۔ آپ 2013ء میں پاکستان سے یوکے آئیں۔ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم حمید احمد صاحب (ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

23 / جولائی 2025ء کو 61 سال کی عمر میں انصار اللہ کے ضلعی دورہ کے دوران بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے پڑدادا مکرم منشی سربلند خان صاحب کے ذریعہ آئی۔ جنہوں نے 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ٹریفک پولیس میں ملازمت کی اور انتہائی ایمانداری کے ساتھ اپنی ڈیوٹی ادا کی۔ کبھی احمدیت کو نہیں چھپایا بلکہ ہر جگہ احمدیت کے تعارف کا موجب بنے۔ آپ کو لمبا عرصہ مختلف جماعتی عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ وفات سے قبل گوجرہ شہر کے سیکرٹری مال، سیکرٹری امور عامہ اور ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ وفات سے کچھ دن قبل آپ کی تقرری بطور صدر جماعت گوجرہ ہوئی تھی۔ پنجگانہ نماز باجماعت کا اہتمام کرتے۔ باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت باآواز بلند کیا کرتے اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہتے۔ رمضان میں دو دفعہ قرآن کریم کا دور مکمل کرتے۔ خلافت سے گہری عقیدت تھی۔ خطبات جمعہ بچوں کو ساتھ بٹھا کر باقاعدگی سے سنتے۔ سب کے ساتھ پیار کا سلوک تھا۔ ہر ضرورتمند کی مدد کرتے اور مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ مرکزی مہمانوں اور مربیان کا بہت احترام کرتے اور جماعتی پروگراموں میں شوق سے شامل ہوتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(2) مکرم مبارک احمد خاکی صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن خاکی صاحب (اسلام آباد)

8 / جولائی 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم عبدالرحمٰن خاکی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بڑے فعال، مقامی نماز سینٹر کی رونق، مخلص، نیک اور دیندار شخصیت کے مالک تھے۔ پوری زندگی جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ امین ضلع اسلام آباد رہے اور وفات سے قبل سیکرٹری اصلاح وارشاد اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عشق کا تعلق تھا۔ اپنے نواسے نواسیوں کو بھی خلافت کا مددگار بننے اور جماعتی کاموں کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم ملک رفیع احمد صاحب (آف آسٹریلیا) اور مکرم ملک منیر احمد صاحب (آف جاپان) کے ماموں تھے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر
اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دُعا : نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے
زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالبِ دُعا : نورالہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

(3) مکرمہ حفظہ محمودہ باجوہ صاحبہ بنت مکرم چودھری عبدالعزیز باجوہ صاحب مرحوم (ربوہ)

9 / مئی 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نماز، روزہ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، دعا گو، غریب پرور، ہمدرد، مہمان نواز، ایک نیک اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ فدائیت کا تعلق تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین کے ساتھ بھی گہری وابستگی تھی۔ آپ بی اے بی ایڈ کرنے کے بعد فضل عمر KG سکول ربوہ میں ٹیچر مقرر ہوئیں اور ریٹائرمنٹ تک شعبہ تعلیم سے منسلک رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بھائی اور تین بہنیں شامل ہیں۔

(4) مکرمہ سلیمہ فرزانہ صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد قریشی صاحب (ربوہ)

12 / اپریل 2025ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئیں اور مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مخلص، باوفا اور نیک فطرت خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے نظارت اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ابن مکرم حکیم رحمت علی صاحب (شارجہ۔ حال کینیڈا)

9 / جون 2025ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم حکیم رحمت علی صاحب نے 1953ء میں بذریعہ رؤیا احمدیت قبول کی۔ مرحوم نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ یارک کے علاوہ جماعت کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کی تعمیر کے دوران بھی آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم بڑے مستعد داعی الی اللہ تھے۔ لمبا عرصہ شارجہ میں قیام کی وجہ سے آپ کو عربی زبان پر عبور حاصل تھا اس لیے عرب لوگوں کو بھی بڑی جرأت اور بہادری کے ساتھ تبلیغ کرتے تھے۔ آپ کے ذریعہ کئی افراد بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک، بڑے رحم دل اور غریب پرور انسان تھے۔ نمازوں اور نماز جمعہ کی ادائیگی نیز تلاوت قرآن کریم میں بڑے باقاعدہ تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی مکرم منور احمد گل صاحب (آف جرمنی) کو لمبے عرصہ سے جلسہ سالانہ یوکے پر روٹی پلانٹ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

(6) مکرم انتصار احمد صاحب ابن مکرم ابرار احمد صاحب (ربوہ)

8 / جولائی 2025ء کو 21 سال کی عمر میں ایک حادثہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے ایف اے کیا ہوا تھا اور فیصل آباد کی ایک فیکٹری میں تقریباً ایک سال ملازمت کرنے کے بعد ربوہ میں ایک ہوٹل میں کام کر رہے تھے۔ آپ بڑے خوش اخلاق اور مخلص خادم تھے۔ کبھی بھی جماعتی خدمت سے انکار نہیں کیا۔ خصوصاً عمومی کی ڈیوٹیوں میں پیش پیش رہتے تھے۔ پسماندگان میں والدہ کے علاوہ دو بہنیں اور تین بھائی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆……☆……☆

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

JYOTI SAW MILL
SK. ZAHOOR AHMAD
IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940
طالبِ دعا : شیخ ظہور احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

برازیل (جنوبی امریکہ) کے 31 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المؤمنین کا بصیرت افروز پیغام

پیارے احباب جماعت احمدیہ برازیل،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا ۳۱واں جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۵اور ۲۷/اپریل ۲۰۲۵ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت کامیاب کرے اور آپ سب بے پناہ برکتیں حاصل کریں، ہمارے دین اسلام اور ہمارے پیارے نبی آنحضرت محمد ﷺ کی تعلیمات اور ہدایات کے متعلق اپنے علم اور فہم کو بڑھائیں۔

یاد رکھیں کہ یہ کوئی عام دنیاوی تقریب یا میلہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ’’اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوّت استحکام پذیر ہوں گے......‘‘

(اشتہار ۲۷/دسمبر ۱۸۹۲ء، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۶۰، ایڈیشن ۲۰۱۹ء)

اس لیے آپ کو جلسہ کے مقدس ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھانے اور اپنے تقویٰ یعنی راستبازی کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف پیدا کریں۔ آپ کو مسلسل خود احتسابی سے کام لینا چاہئے اور اپنے اندرون کو بہتر کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کریں اور اپنی اخلاقی حالت کو پاک کریں تا کہ آپ ان بلند معیاروں کو پا سکیں جن کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ممبران سے کی ہے۔

یقیناً یہ جلسہ آپ کے دلوں میں نرمی، شفقت اور عاجزی پیدا کرنے والا ہونا چاہئے۔ یہ نہ صرف جماعت کے اندر پیار اور بھائی چارہ کے رشتوں کو بڑھانے کا ذریعہ ہونا چاہئے بلکہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے میں اور بڑے پیمانے پر انسانیت کی خدمت کرنے میں آپ کو ایک عمدہ مثال قائم کرنے والا بنانا چاہئے۔ آپ کو اپنے روزمرہ کے طرزِ عمل اور رویے میں عاجزی اور نرمی پیدا کرنی چاہئے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ اسلام کی خدمت کا شوق اور جذبہ پیدا کریں اور ہمارے خالق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں۔

اس حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو مَیں ابتدا سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ اُن تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو...... خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔

(اشتہار ۲۹/مئی ۱۸۹۸ء، مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۳۴)

شرائط بیعت پر عمل کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کریں۔ یاد رکھیں کہ ہر ایک شرطِ بیعت اپنے اندر بے انتہا حکمتیں رکھتی ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو اپنا ایمان زندہ رکھنے کے لیے ہر ایک شرط بیعت پر غور کرتے رہنا چاہئے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے، غفور و رحیم خدا اُس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۲۔ ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

یاد رکھیں کہ خلافت احمدیہ کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ جب احمدی خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں تو یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر جماعت کا ہر ممبر خلیفۃ المسیح کی دی ہوئیں ہدایات اور راہنمائی پر اخلاص سے عمل کرے تو اطاعت اور اتحاد کے اعلیٰ ترین معیار قائم ہوں گے اور اس کے نتیجے میں جماعت انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف واپس لانے اور دنیا میں امن و ہم آہنگی قائم کرنے کے اپنے کام میں بہت ترقی کرے گی۔

میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کو اولین ترجیح دیں۔ خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک قریبی تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ وفادار رہیں۔ آپ کو ایم ٹی اے کثرت سے دیکھنا چاہئے اور اپنے اہل خصوصاً اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں۔ خصوصی طور پر میرے خطبات جمعہ باقاعدگی سے سنیں نیز دیگر خطابات میں میری دی گئی ہدایات پر عمل کریں۔

میں تبلیغ کے حوالے سے آپ کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، جو ہر ایک احمدی کے لیے بہت ضروری ہے۔ آپ کو سمجھداری سے منصوبہ بندی کرنی چاہئے اور برازیل کے تمام لوگوں تک اسلام کے پرامن پیغام کو پہنچانے کے لیے نئے طریقوں اور ذرائع کی تلاش میں رہنا چاہئے۔

آخر پر میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اپنے جلسہ کی کارروائی سے بھرپور استفادہ کریں اور اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں ایک حقیقی تبدیلی پیدا فرمائے اور تقویٰ اور نیک اعمال میں بڑھائے نیز اسلام اور انسانیت کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔

اعلان نکاح از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 29/نومبر 2025ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 07 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

- مکرمہ ولیہ عائشہ صاحبہ بنت مکرم مرزا توصیف احمد صاحب (ربوہ)
  ہمراہ مکرم سید یاسر ولید احمد صاحب ابن مکرم سید خالد احمد صاحب (ناظر اعلیٰ ربوہ)
- مکرمہ سطوت سلیم صاحبہ بنت مکرم سلیم الدین صاحب (ناظر امور عامہ ربوہ)
  ہمراہ مکرم مبادل فائز احمد صاحب ابن مکرم شاہد احمد سعدی صاحب (نائب ناظر امور عامہ ربوہ)
- مکرمہ لائقہ احمد صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب (جرمنی)
  ہمراہ مکرم ماہد احمد حسین صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم عاشق حسین صاحب (جرمنی)
- مکرمہ عائشہ خلود توقیر صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم افضال احمد توقیر صاحب (بیلجیئم)
  ہمراہ مکرم حمزہ محمود صاحب (واقف نو) ابن مکرم اختر محمود صاحب (جرمنی)
- مکرمہ خافیہ لاریب روحیل صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم امجد روحیل صاحب (جرمنی)
  ہمراہ مکرم عمیر ذیشان احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب (جرمنی)
- مکرمہ جاذبہ ندیم صاحبہ بنت مکرم ندیم ظفر صاحب (یوکے)
  ہمراہ مکرم شیراز احمد صاحب (واقف نو) ابن مکرم مسعود احمد صاحب (یوکے)
- مکرمہ علیشہ رحمان صاحبہ بنت مکرم رانا محب الرحمان صاحب (یوکے)
  ہمراہ مکرم شیراز اختر صاحب (واقف نو) ابن مکرم سرفراز اختر صاحب (جرمنی)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

☆......☆......☆

اعلان نکاح

مکرم ظفر احمد صاحب مدثر ولد مکرم مظفر احمد ظفر صاحب امروہی ریٹائرڈ مربی سلسلہ قادیان کا نکاح مکرمہ عطیۃ المسعود صاحبہ بنت مکرم آزاد احمد صاحب گنائی آف ریشی نگر کشمیر کے ہمراہ دس ہزار کینیڈین ڈالر پر مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی نے 2/دسمبر 2025 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

(اطہر احمد شمیم قائمقام مینیجر اخبار بدر قادیان)

M.F. STEELS & ALUMINIUM

Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.

Sk. Muneer Ahmed
☎ 7008220172 9437147910
✉ ahmedmuneersk@gmail.com

طالب دعا : شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

HOTEL
HOTEL FIRDOUS
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737

طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!

Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12524: میں باصرہ بی بی زوجہ مکرم شرافت خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1977ء پیدائشی احمدی ساکن: محمود آباد، پوسٹ آفس کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 ستمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 28 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 100 گرام۔ -/1,50,000 روپے بنک بیلنس۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر احمد زاہد
الامۃ : باصرہ بی بی
گواہ : شرافت خان

مسل نمبر 12531: میں صباحت خان ولد مکرم ادارت خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 9 اگست 2004ء پیدائشی احمدی ساکن: نارا گنگا بنکی ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ادارت خان
العبد : صباحت خان
گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12532: میں آسفیہ خالد بنت مکرم خالد رضا صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن: این ٹی روڈ تھارڈ کراس نئی منڈی شموگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : میر مراج الحق
الامۃ : آسفیہ خالد
گواہ : راشد جمال

مسل نمبر 12533: میں نصیر احمد عیان ولد مکرم سفیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 21 جولائی 2006ء پیدائشی احمدی ساکن: سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 ستمبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : جاوید احمد سنوری
العبد : نصیر احمد عیان
گواہ : احمدی وجاہت احمد

مسل نمبر 12534: میں شیخ بابو جی ولد مکرم شیخ سلار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش: 10 اپریل 1995ء تاریخ بیعت: 2006ء ساکن: کرشنہ، آندھرہ پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 30 ستمبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/13,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد یعقوب پاشا
العبد : شیخ بابو جی
گواہ : عمر عبدالقدیر

اسٹوڈنٹ کارنر

ڈیٹا سائنس: مینجمنٹ Management اور Commerce Grads میں مقبول

Internshala Training کے حالیہ اعداد وشمار کے مطابق، ڈیٹا سائنس (Data Science) کورسز میں کل داخلوں کا 28 فیصد حصہ ڈیٹا سائنس سے متعلق ہے، جس میں نمایاں تعداد ایسے طلبہ کی ہے جو بیچلر آف بزنس ایڈمنسٹریشن (.B.B.A) یا بیچلر آف کامرس (B.Com) کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں۔

آج کے دور میں، جہاں عملی مہارتوں (Practical Skills) اور فہم (Understanding) کو روایتی ڈگریوں اور رَٹّا لگا کر حاصل کیے جانے والے علم پر فوقیت حاصل ہے، غیر تکنیکی طلبہ آن لائن ٹریننگ پروگرامز کے ذریعے ٹیکنالوجی کی دنیا میں قدم رکھ رہے ہیں۔ یہ پروگرام سستے اور قابلِ رسائی مواقع فراہم کرتے ہیں، جس سے طلبہ اپنی تعلیم یا ملازمت کے ساتھ ساتھ نئی مہارتیں حاصل کر سکتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ مینجمنٹ (Management) اور کامرس (Commerce) کے طلبہ ڈیٹا سائنس میں کیریئر بنانے کی طرف کیوں بڑھ رہے ہیں؟

اس کی چار اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ ڈیٹا اینالیسس کی بڑھتی ہوئی اہمیت (Growing Importance of Data Analysis):

آج کے کاروباری ماحول (Business Environment) میں (Data Analysis) ہموار آپریشنز (Operations) کے لیے ناگزیر ہو چکا ہے۔ ڈیٹا پر مبنی طریقۂ کار (Data-Driven Approach) ماضی کی کارکردگی (Past Performance) کو سمجھنے اور قابلِ عمل نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتا ہے، جس کے ذریعے کاروبار اپنی پیداوار، مارکیٹنگ (Marketing) اور سیلز کی حکمتِ عملی بہتر بنا سکتے ہیں۔

چونکہ تقریباً ہر صنعت (Industry) اب آن لائن کام کر رہی ہے اور روزانہ بڑی مقدار میں غیر منظم ڈیٹا (Unstructured Data) پیدا ہو رہا ہے، اس لیے ڈیٹا سائنسدانوں (Data Scientists) کی مانگ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

2۔ Soft Skills اور Job Specific میں ترقی:

کامرس اور مینجمنٹ کے طلبہ اپنی انڈر گریجویٹ تعلیم (Undergraduate Education) کے دوران ایکسل (Excel) اور شماریات (Statistics) جیسی اہم مہارتیں حاصل کرتے ہیں۔ ڈیٹا سائنس ٹریننگ پروگرامز (Data Science Training Programs) میں داخلہ لے کر وہ ان مہارتوں کو مزید نکھارتے ہیں اور تکنیکی (Technical) وغیر تکنیکی (Non-Technical) صلاحیتوں کو یکجا کرتے ہیں، جس سے وہ ڈیٹا پر مبنی اور تجزیاتی (Analytical) انتظامی فیصلے (Managerial Decisions) کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت (Problem Solving)، تنقیدی سوچ (Critical Thinking)، علمی تجسس (Intellectual Curiosity) اور مؤثر ابلاغ (Effective Communication) جیسی نرم مہارتیں (Soft Skills) بھی ڈیٹا سائنس کورسز کے دوران فروغ پاتی ہیں، جو مجموعی شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

3۔ حقیقی دنیا کے منصوبوں کے ذریعے عملی تجربہ:

آن لائن ڈیٹا سائنس ٹریننگ پروگرامز جامع تعلیمی تجربہ (Comprehensive Learning Experience) فراہم کرتے ہیں، جن میں پائتھن پروگرامنگ (Python Programming)، شماریات (Statistics)، (Predictive Modeling) اور مشین لرننگ (Machine Learning) جیسے موضوعات شامل ہوتے ہیں۔

طلبہ صنعتی منصوبوں (Industry Projects) پر بھی کام کرتے ہیں، جہاں وہ مختلف (Applications) کے لیے اینڈ ٹو اینڈ پریڈکٹیو ماڈلز (End-to-End Predictive Models) تیار کرتے ہیں۔ یہ عملی تجربہ ان کے علم میں اضافہ کرتا ہے اور ان کے (Resume) کو مضبوط بناتا ہے۔

4۔ بہتر روزگار کے مواقع اور اعلیٰ تعلیم کے امکانات:

ڈیٹا سائنس (Data Science) مینجمنٹ (Management) اور ڈیٹا سائنس دونوں شعبوں میں منفرد ملازمت کے مواقع (Job Opportunities) فراہم کرتی ہے، جو اسے طلبہ کے لیے ایک پرکشش انتخاب بناتی ہے۔ اگر طلبہ ڈیٹا سائنس میں کیریئر (Career) نہ بھی بنانا چاہیں، تب بھی حاصل شدہ علم انہیں اعلیٰ تعلیم (Higher Education) کے لیے درخواست دیتے وقت برتری (Competitive Edge) فراہم کرتا ہے۔

(https//:thecareerbeacon.in/data-science/)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 29 January - 2026 Issue. 05

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 99153 79255
e-mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ کی محبت الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

☆......آپؐ کوئی بڑا کام بغیر اِذنِ الٰہی کے نہیں کرتے تھے، جب اللہ کا حکم ہوتا تھا تو کرتے تھے

آنحضرتؐ کے مقام ومرتبہ کا یہ وہ اعلیٰ قسم کا ادراک تھا، جو حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور آپؑ نے ہمارے لیے بھی بیان فرمایا

اِس کے باوجود ہمارے مخالفین ہمیں کہتے ہیں کہ ہم نعوذ باللہ! آنحضرتؐ کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کو زیادہ مقام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن کے شرّ سے ہر احمدی کو بچائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳؍ جنوری ۲۰۲۶ء بمقام مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی سیرت کا بیان ہو رہا ہے۔ گذشتہ خطبوں میں محبّتِ الٰہی کا ذکر ہو رہا تھا اس ضمن میں آج مزید کچھ بیان کروں گا۔

آپؐ کی عبادت کا طریق اور اُس کا حُسن کچھ پہلے بھی بیان ہوا تھا۔ آج بھی احادیث کے حوالے سے بھی اور اِسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، جو آپؐ کے غلامِ صادق ہیں، آپؑ نے جس طرح آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ اور عشقِ الٰہی کا نقشہ کھینچا ہے، اُس کے بھی کچھ حوالے ہیں۔

حضرت حُذَیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے نبی ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ تو آپؐ نے سورۃ البقرہ سے آغاز فرمایا۔ مَیں نے سوچا کہ آپؐ سو (۱۰۰) آیتوں پر رکوع کریں گے، لیکن آپؐ آگے گزر گئے۔ پھر مَیں نے سوچا کہ اِس پر یعنی سورت پوری کرنے پر رکوع کر لیں گے، لیکن آپؐ آگے گزر گئے۔ پھر مَیں نے سوچا کہ اِس پر آپؐ رکوع کر لیں گے، لیکن آپؐ پھر آگے گزر گئے۔ پھر آپؐ نے سورۃ النساء شروع فرما دی اور آپؐ نے اُسے پڑھا۔ پھر آپؐ نے آل عمران شروع فرما دی اور اُسے پڑھا۔

آپؐ بڑے دھیمے انداز میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ جب آپؐ ایسی آیت سے گزرتے، جس میں تسبیح ہوتی، تو تسبیح کرتے۔ جب آپؐ کسی سوال کی آیت سے گزرتے، تو سوال کرتے۔ اور جب ایسی آیت سے گزرتے، جہاں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا، تو پناہ طلب کرتے۔

پھر آپؐ نے رکوع کیا اور کہنے لگے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، پاک ہے میرا ربّ بڑی عظمت والا۔ اور آپؐ کا رکوع آپؐ کے قیام جتنا ہی تھا، بہت لمبا رکوع تھا۔ پھر آپؐ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا، یعنی اللہ نے سُن لی اُس کی، جس نے اُس کی حمد کی۔ پھر آپؐ نے لمبا قیام کیا، جو آپؐ کے رکوع کے قریب قریب تھا، پھر آپؐ نے سجدہ کیا اور کہا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، پاک ہے میرا ربّ بڑی بلند شان والا۔ اور آپؐ کا سجدہ آپؐ کے قیام کے قریب قریب تھا۔

اِسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ نے قرآنِ مجید کی ایک ہی آیت کی تلاوت کرتے ہوئے قیام فرمایا۔ یعنی سورت فاتحہ کے بعد ایک ہی آیت کو بار بار قیام میں پڑھتے رہے، وہاں تو صحابیؓ کی روایت ہے کہ کئی لمبی لمبی سورتیں پڑھیں، یہاں یہ ہے کہ ایک ہی آیت پر لمبا قیام کیا۔

پھر حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ کے عہد میں سورج گرہن ہوا، رسول اللہؐ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپؐ بہت لمبے قیام، رکوع اور سجود کرنے کے بعد نماز سے فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؐ نے اللہ کی حمد اور اِس کی ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں اور یہ دونوں کسی شخص کی موت اور کسی کی زندگی کے لیے نہیں گہنائے جاتے، پس جب تم اِن دونوں کو دیکھو، تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت! اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی بھی شخص غیرت والا نہیں ہے کہ اُس کا بندہ زنا کرے یا اُس کی بندی زنا کرے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت! خدا کی قسم! اگر تم وہ جانتے، جو مَیں جانتا ہوں، تو تم بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: سنو! کیا مَیں نے پہنچا دیا؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ پس آپؐ نے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے، اُس کی عبادت کرنے، اُس کی طرف جھکنے کی توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اِسی میں تمہاری بقا ہے، اِسی میں تمہاری زندگی ہے۔ اور اگر تمہیں اِن باتوں کی گہرائی کا پتا ہو، جس طرح مجھے پتا ہے، تو تم لوگ ہنسنا ترک کر دیتے اور روتے زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے۔ پس یہ توجہ دلائی کہ ہمیں بھی دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا چاہیے۔

محبّتِ الٰہی کے ضمن میں سفرِ طائف میں آپؐ کے زخمی ہونے کا واقعہ تاریخ میں بیان ہوا ہے۔ ۱۰؍ نبوی میں ابوطالب کی وفات کے بعد جب قریش نے رسول اللہؐ پر دوبارہ مظالم شروع کیے تو آپؐ طائف تشریف لے گئے، آپؐ دس دن تک طائف میں رہے اور اسلام کی دعوت دیتے رہے، لیکن کسی نے بھی آپؐ کی دعوت قبول نہ کی۔ صحیح بخاری میں اِس واقعے کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے نبیؐ سے عرض کیا کہ کیا آپؐ پر اُحد کے دن سے زیادہ بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ دن زیادہ سخت تھا، جو مجھے اُن کی طرف سے عقبہ کے دن پہنچا، یعنی طائف میں جب مَیں نے اپنا نفس ابنِ ابی عبدِ یالیل بن عبدِ کُلال کے سامنے پیش کیا۔ جو مَیں چاہتا تھا اُس نے وہ جواب نہ دیا۔ پس مَیں وہاں سے چلا اور مَیں فکرمند تھا۔ اپنے دھیان میں جا رہا تھا۔ جب مَیں قرن الثعالب پہنچا تو یہ کیفیت دُور ہوئی اور مَیں نے اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ اِس میں جبرائیلؑ ہیں، اُنہوں نے مجھے پُکار کر کہا کہ اللہ نے تمہارے بارے میں تمہاری قوم کی بات سُن لی ہے اور تمہاری طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے کہ تم اُن کے بارے میں جو چاہو حکم کرو۔

آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے پُکارا اور سلام کیا۔ پھر کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ اِس بارے میں جو چاہیں حکم دیں، اگر آپؐ چاہیں تو مَیں اِن دو پہاڑوں کو اِن پر مِلا دُوں! تو نبیؐ نے فرمایا کہ نہیں! مَیں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی اولاد سے ایسے لوگ پیدا کرے گا، جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اِس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ اعلیٰ درجہ کا نُور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا، غرض وہ کسی چیزِ اَرضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا، یعنی انسانِ کامل میں، جس کا اَتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ، سیّد الانبیاء، سیّد الاحیاء، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو! وہ نُور اِس انسان کو دیا گیا اور حسبِ مراتب اِس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔

حضور انور نے اِس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مزید بصیرت افروز اقتباسات پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ کا یہ وہ اعلیٰ قسم کا ادراک تھا، جو حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور آپؑ نے ہمارے لیے بھی بیان فرمایا۔ اِس کے باوجود ہمارے مخالفین ہمیں کہتے ہیں کہ ہم نعوذ باللہ! آنحضرتؐ کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کو زیادہ مقام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن کے شرّ سے ہر احمدی کو بچائے۔

حضورِ انور نے بیان کیا کہ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے اِلٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر اِلٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اِس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے اِس دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَ غَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ اَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔ اے اللہ! تُو محمدؐ اور آپؐ کی آل پر رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما، اِن تمام فکروں، غموں اور رنج واَلم کے بقدر، جو آپؐ نے اِس اُمّت کے لیے برداشت کیے۔ اور اپنی رحمت کے انوار آپؐ پر ہمیشہ ہمیش کے لیے نازل فرما۔

پھر حضورِ انور نے بیان کیا کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ اور اپنے ذاتی تجربے سے یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے، بلکہ اسبابِ طبعیہ کے سلسلے میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔

آخر میں حضورِ انور نے اِس ضمن میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس راستے پر چلتے ہوئے مقبول دعاؤں کی توفیق دے اور حقیقی رنگ میں دعائیں کرنے کی توفیق دے اور حقیقت میں وہ حقیقی مومن بنائے، جو دعاؤں کا بھی حق ادا کرنے والا ہو اور آنحضرتؐ کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنے والا بھی ہو۔

⁂

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad